Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.alislam.org/badr

شمارہ 40

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر
امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

7 ذوالقعدہ 1432 ہجری قمری ۔ 6 اخاء 1390 ہش ۔ 6 اکتوبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود نازل ہوگا اور مسلمان لوگ اس کی تکذیب کر کے یہود خصلت ہو جائیں گے اور طرح طرح کی بدکاریوں اور قسم قسم کی شوخیوں اور شرارتوں میں ترقی کر جاویں گے اس لئے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا سکھائی گئی۔ یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان کا غضب ہوتا ہے کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”پھر اس کے آگے خدا فرماتا ہے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَاالضَّآلِّیۡنَ (الفاتحۃ:7) یعنی اے مسلمانو! تم خدا سے دعا مانگتے رہو کہ یاالٰہی ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنانا جن پر اس دنیا میں تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ ہی ان لوگوں کا راستہ دکھانا جو کہ راہ راست سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ بطور قصّہ یا کتھا کے بیان نہیں کیا بلکہ وہ جانتا تھا کہ جس طرح پہلی قوموں نے بدکاریاں کیں اور نبیوں کی تکذیب اور تفسیق میں حد سے بڑھ گئیں اسی طرح مسلمانوں پر بھی ایک وقت آئے گا جبکہ وہ فسق و فجور میں حد سے بڑھ جاویں گے اور جن کاموں سے ان قوموں پر خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکا تھا ویسے ہی کام مسلمان بھی کریں گے اور خدا تعالیٰ کا غضب اُن پر نازل ہوگا۔

تفسیروں اور احادیث والوں نے مغضوب سے یہود مراد لئے ہیں کیونکہ یہود نے خدا تعالیٰ کے انبیاء کے ساتھ بہت ہنسی ٹھٹھا کیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاص طور پر دُکھ دیا تھا اور نہایت درجہ کی شوخیاں اور بے باکیاں انہوں نے دکھائی تھیں جن کا آخری نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اسی دُنیا میں ہی خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوا تھا۔

مگر اس جگہ خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ (معاذ اللہ) خدا چڑ جاتا ہے بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان بسبب اپنے گناہوں کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دُور ہو جاتا ہے یا مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ میں بیٹھا ہوا ہو جس کے چار دروازے ہوں۔ اگر وہ ان دروازوں کو کھولے گا تو دھوپ اور آفتاب کی روشنی اندر آتی رہے گی اور اگر وہ سب دروازے بند کر دے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روشنی کا آنا بند ہو جائے گا۔ غرض یہ بات سچی ہے کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنّت اللہ اسی طرح سے ہے کہ اس فعل پر ایک فعل خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزد ہوتا ہے۔ جیسے اس شخص نے بدقسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دیئے تھے تو اس پر خدا تعالیٰ کا فعل یہ تھا کہ اس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ غرض اس اندھیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔

یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان کا غضب ہوتا ہے کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جس طرح سے ایک انسان کام کرتا ہے خدا بھی اسی طرح سے ہی کرتا ہے۔ مثلاً خدا سنتا ہے تو کیا اس کے سننے کے لئے انسان کی طرح ہوا کی ضرورت ہے اور کیا اس کا سننا بھی انسان کی طرح سے ہے کہ جس طرف ہوا کا رُخ زیادہ ہوا اُس طرف کی آواز کو زیادہ سُن لیا۔ یا مثلاً دیکھنا ہے کہ جب تک سورج، چاند، چراغ وغیرہ کی روشنی نہ ہو انسان دیکھ نہیں سکتا تو کیا خدا بھی روشنیوں کا محتاج ہے؟ غرض انسان کا دیکھنا اَور رنگ کا ہے اور خدا کا دیکھنا اَور رنگ کا ہے۔ اس کی حقیقت خدا کے سپرد کرنی چاہئے۔

اور یہ جو فرمایا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ تو اس سے یہ مراد ہے کہ یہود ایک قوم تھی جو توریت کو مانتی تھی۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت تکذیب کی تھی اور بڑی شوخی کے ساتھ اُن سے پیش آئے تھے۔ یہاں تک کہ کئی بار اُن کے قتل کا ارادہ بھی انہوں نے کیا تھا اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی فن کو کمال تک پہنچا دیتا ہے تو پھر وہ بڑا نامی گرامی اور مشہور ہو جاتا ہے اور جب کبھی اس فن کا ذکر شروع ہوتا ہے تو پھر اسی کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ مثلاً دنیا میں ہزاروں پہلوان ہوئے ہیں اور اس وقت بھی موجود ہیں مگر رُستم کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے بلکہ اگر کسی کو پہلوانی کا خطاب بھی دیا جاتا ہے تو اُسے بھی رستمِ ہند وغیرہ کر کے پکارا جاتا ہے۔ یہی حال یہود کا ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا جس سے انہوں نے شوخی نہیں کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو انہوں نے یہاں تک مخالفت کی کہ صلیب پر چڑھانے سے بھی دریغ نہیں کیا اور ان کے مقابلہ پر ہر ایک شرارت سے کام لیا۔

ہاں اگر یہ سوال پیدا ہو کہ یہود نے تو انبیاء کے مقابل پر شوخیاں اور شرارتیں کی تھیں مگر اب تو سلسلۂ نبوت ختم ہو چکا ہے اس لئے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود نازل ہوگا اور مسلمان لوگ اس کی تکذیب کر کے یہود خصلت ہو جائیں گے اور طرح طرح کی بدکاریوں اور قسم قسم کی شوخیوں اور شرارتوں میں ترقی کر جاویں گے اس لئے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا سکھائی گئی کہ اے مسلمانو پنجگانہ نمازوں کی ہر ایک رکعت میں دعا مانگتے رہو کہ یاالٰہی ہمیں ان کی راہ سے بچائے رکھیو جن پر تیرا غضب اسی دنیا میں نازل ہوا تھا اور جن کو تیرے مسیح موعودؑ کی مخالفت کرنے کے سبب سے طرح طرح کے آفاتِ ارضی و سماوی کا ذائقہ چکھنا پڑا تھا۔ سو جاننا چاہئے کہ یہی وہ زمانہ ہے جس کی طرف آیت غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ اشارہ کرتی ہے اور وہی خدا کا سچا مسیح ہے جو اس وقت تمہارے درمیان بول رہا ہے“۔

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم، ایڈیشن 2003، صفحہ 387-390)

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَايَاْ تِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُ وْنَ O

ترجمہ: وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔(یٰس:۳۱)

شرم اور افسوس کا مقام

(قسط اوّل)

قرآن مجید خدا تعالیٰ کا ابدی کلام ہے اس میں بیان فرمودہ حقائق و معرفت کے دریا ہر ایک زمانے اور قوموں کیلئے روحانی اور جسمانی تسکین کا باعث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نزول قرآن مجید کے زمانہ سے لیکر آج تک شیطانی قوتوں اور اُس کے مظاہرین نے پوری کوشش کی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات، اس کے فیوض و برکات اس کے محاسن سے دنیا والے متعارف نہ ہوسکیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب کہ قرآن مجید کا نزول آپؐ کے قلب مطہر پر ہو رہا تھا قریش مکہ شیطان کی نمائندگی میں پوری کوشش کرتے رہے کہ قرآن مجید کی ترویج و اشاعت کو روکا جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اُنہیں اس بات سے شدید غم و غصہ ہوتا تھا کہ اُن کے کانوں میں قرآن مجید کی تلاوت کی آواز کیوں آتی ہے۔ اُن کے دل پارہ پارہ اور جگر چھلنی ہو جاتے تھے اور وہ اپنی پوری کوشش میں لگ گئے کہ قرآن مجید کی تعلیم کی ہر صورت تبلیغ و اشاعت روکی جائے وہ قرآن مجید کی تعلیم کی اشاعت روکنے کیلئے تلاوت قرآن کے وقت شور ڈالتے تھے اس بات کو خود قرآن مجید نے ان الفاظ میں فرمایا کہ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْافِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ۔

(حم السجدہ: ۲۷)

اور ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اُس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تا کہ تم غالب آجاؤ۔

مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا کوئی فرستادہ مبعوث ہوتا ہے اور خدا کے کلام سے متعارف کروانے اور حق کی اشاعت و تبلیغ کے لئے کمربستہ ہوتا ہے تو اُس زمانہ کے بڑے بڑے سمجھے جانے والے لوگ ہی عموماً مخالفت میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا۔ (سورۃ الانعام: ۱۲۴)

یعنی سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ہر جگہ رسول کے مقابلہ پر بڑے بڑے لوگ ہی خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والے اور فتنہ و فساد کے بانی بن جاتے ہیں۔

چنانچہ دیکھ لو حضرت ابراہیمؑ مبعوث ہوئے تو فرعون کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے آپؑ کو پکڑ کر آگ میں جھونک دیا۔ حضرت موسیٰ کے مقابل پر فرعون کھڑا ہو گیا۔ حضرت مسیح ناصریؑ کو آپ کی قوم کے علما اور فریسیوں نے مل کر سولی پر چڑھا دیا۔ آنحضرتؐ کے مقابل پر سارے عرب کے رؤساء اور سردار مخالفت میں کمربستہ ہو گئے اور آپؐ کے دندان مبارک شہید کر دئے۔ آپؐ کو قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جان کی حفاظت کیلئے آپؐ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

خدا تعالیٰ کا ابدی قانون اور سنت اللہ آج بھی جاری و ساری ہے رواں ہے۔ قرآن مجید اور آنحضرتؐ اور دیگر ادیان عالم کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوئے امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی سلوک رواں رکھا گیا ہے آپؑ کی مخالفت بھی زمانہ کے بڑے سمجھے جانے والے لوگوں نے شدت سے کی اور یہ دعوے کئے کہ ہم نے ہی مرزا صاحب کو کھڑا کیا ہے اور ہم ہی انہیں فنا کر دیں گے۔ چنانچہ تاریخ احمدیت اس بات پر شاہد ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد سے بڑے بڑے اکابر خیال کئے جانے والے علما کی اکثریت نے آپؑ کی مخالفت کی۔ ان میں علماء اہل حدیث محمد حسین بٹالوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، بشیر احمد بھوپالوی سے لیکر چراغ الدین جموی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی وغیرہ کے نام مشہور ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد بھی خدا تعالیٰ کا یہ قانون اور سنت جاری ہے کہ بڑے بڑے گدی نشین علما۔ سجادے کہلانے والے احمدیہ مسلم جماعت کی مخالفت میں آئے۔ ان علما میں احمد رضا خان بریلوی، مولوی اشرف علی تھانوی، سید عبدالحسن ندوی اور زمانے کے بڑے بڑے آمر ضیاء الحق، ذوالفقار علی بھٹو، وغیرہ شامل ہیں۔

قارئین! سوچنے اور غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ آخر کیوں کسی نبی یا خدا کے مقرب کے مبعوث ہونے پر زمانہ میں اکابر سمجھے جانے والے لوگ مخالف ہوتے ہیں اور اس کی شکست اور حزیمت کیلئے کوشاں اور سرگرداں ہو جاتے ہیں۔ اس سوال کا جواب امام الزماں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود نے ان الفاظ میں دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بُغض اور حسد پیدا ہو جایا کرتا ہے بالخصوص ہر ایک مذہب کے علما اور گدی نشین تو بہت ہی بغض ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اس مردِ خدا کے ظہور سے اُن کی آمدنیوں اور وجاہتوں میں فرق آتا ہے ان کے شاگرد اور مرید اُن کے دام سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں کیونکہ تمام ایمانی اور اخلاقی اور علمی خوبیاں اس شخص میں پاتے ہیں جو خدا کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 3-4)

احمدیہ مسلم جماعت کی 120 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت کی مخالفت میں زمانہ کے بڑے بڑے اکابر اٹھے جو ناکام و نامراد ہوئے۔ آج بھی جماعت کی مخالفت میں کئی اکابر مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ تازہ واقعہ نئی دہلی میں قرآن نمائش کے دوران پیش آیا۔

گزشتہ دنوں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے مورخہ ۲۳ تا ۲۵ ستمبر کو نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب کے سپیکر ہال میں سہ روزہ قرآن مجید کی نمائش لگائی گئی تھی۔ اس نمائش میں قرآن مجید کے 53 زبانوں میں تراجم اور قرآن مجید کی خوبصورت تعلیمات کو فلیکس اور بینرز کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا تا کہ مغرب زدہ ذہن اور مادہ پرست لوگ قرآن مجید کے محاسن و مطالب سے متعارف ہوسکیں۔ اور اپنے مالک حقیقی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ابدی کلام سے فیضیاب ہوسکیں۔ لیکن انتہائی افسوس اور شرم کا مقام ہے کہ اس حسین اور بہترین کام کو روکنے کیلئے دہلی کے مسلمانوں میں سے بڑے بڑے سمجھے جانے والے لوگ سڑکوں پر اُتر آئے۔ انہوں نے اپنے کچھ چہیتوں کو ساتھ لیکر حکومت کے خلاف مظاہرے کئے اور جبراً نمائش کو بند کروانے کی کوششیں کیں۔ ان بڑے لوگوں میں اخباروں کے ذرائع کے مطابق جامع مسجد دہلی کے شاہی امام سید احمد بخاری۔ ان کے بھائی سید یحیٰ بخاری اور دیگر کئی تنظیموں کے سرکردہ شامل تھے۔ اس مخالفت اور مظاہرے اور احتجاج کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ احمدیہ مسلم جماعت قرآن مجید کی پرامن تعلیمات کی ترویج و اشاعت کیوں کر رہی ہے جبکہ ان کے خیال کے مطابق احمدیہ جماعت حق پر نہیں ہے اور دائرہ اِسلام سے خارج ہے۔

اپنے زعم میں ان اکابرین نے اسلام کی عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے اور ایک دوسرے کی پیٹھ اس بات پر ٹھونکی کہ جماعت احمدیہ کی قرآن مجید کی نمائش کو بند کرانا ایک عظیم دینی مہم کا سر کرنا ہے۔ ہم ان بڑے بڑے اکابرین سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی اشاعت کو روکنا کس کا کام ہے؟ ایک مومن مسلم کا یا ایک غیر مومن کا کیا آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ نے کبھی کفار کے خلاف ریلیاں نکالی تھیں دھرنے دیئے تھے۔ سڑکوں پر جام لگایا تھا۔ سڑکوں اور گلیوں میں دہشت گردی کا ننگا ناچ کیا تھا، کیا انہوں نے کفار کے خلاف بائیکاٹ کیا اور انہیں کلام الٰہی سننے سے روکا؟ یہ سارے کام تو کفار نے مسلمانوں کے خلاف کئے تھے۔ حقیقت آپ کے سامنے ہے احمدیہ مسلم جماعت کا عمل اور آپ کا عمل دونوں سامنے رکھیں اور آنحضرتؐ اور کفار مکہ کے عمل کو سامنے لائیں۔ آپ خود جان جائیں گے کہ کس کا عمل آنحضرتؐ اور صحابہ کی پیروی میں تھا اور کس کا عمل ابوجہل اور قریش مکہ کی پیروی میں تھا۔

قارئین کرام! زمانے کے بڑے بڑے عمائدین اور احتجاج کرنے والے عوام الناس کو حق سے روکنے کیلئے مسلم عوام اور حکومت کے سامنے عجیب و غریب قرآن و احادیث کے مخالف مطالبات پیش کرتے ہیں اور اپنے ناجائز کام کو جائز ٹھہرانے کیلئے عجیب منطق استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید کی نمائش اس لئے بند ہونی چاہیئے کہ احمدیہ مسلم جماعت بقول مولویوں کے مسلمان نہیں ہے۔ ان کی تبلیغ پر پابندی عائد ہونی چاہیئے کیونکہ بقول ان علما کے اسلام کی تبلیغ کا ٹھیکہ اور پرمٹ اب ان کے نام کٹ چکا ہے۔ آیئے ایک ایک کر کے احتجاج کی اصلیت سے پردہ اُٹھایا جائے

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگر کوئی بقول کسی کے کافر ہے تو اُس کی تبلیغ پر اسلامی شریعت کی رو سے پابندی عائد کر دی جانی چاہیئے؟ تو اس سلسلہ میں ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ یہ مطالبہ غیر اسلامی اور غیر شرعی مطالبہ ہے۔ اسلام ہرگز کافروں کو تبلیغ کرنے سے نہیں روکتا بلکہ ان کو کھلے عام اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام خود تبلیغ کی آزادی کا علمبردار ہے کیا یہ ممکن ہے کہ اسلام خود تو اپنی تبلیغ کی آزادی کا خواہاں ہو اور دوسروں کی تبلیغ پر پابندی لگائے۔ اگر باطل کی تبلیغ کو روکنا اسلام کا منشا اور مقصود ہوتا تو اللہ تعالیٰ ابتدائے کائنات سے ہی شیطان کو اپنا مسلک پھیلانے کا موقعہ نہ دیتا۔ بلکہ اس نے شیطان کو تبلیغ کی کھلی اجازت دی۔

شیطان نے خدا سے یہ کہا کہ چونکہ تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور مجھے گمراہ قرار دیا ہے لہٰذا میں تیرے بندوں کی ہمیشہ مخالفت کرتا رہوں گا۔ ان کے آگے پیچھے دائیں بائیں مخالفانہ کاروائیاں کروں گا فرمایا:

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَ قْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰ تِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ۔ (سورۃ الاعراف: ۱۶ تا ۱۸)

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پراللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بے انتہا احسانات کا ایمان افروز بیان۔

ہماری شکرگزاری اگر اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواقع مہیا فرمانے اور بھرپور فائدہ اٹھانے پر ہوگی تو پھر فضلوں کی بارش بھی پہلے سے بڑھ کر ہم اپنے اوپر برستا دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ میں 96 ممالک کو نمائندگی کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ سالانہ کی برکات وکامیابیوں کے متعلق جلسہ میں حاضر ہونے والوں کے تأثرات

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 ؍جولائی 2011ء بمطابق 29 ؍وفا 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے کا جلسہ سالانہ گزشتہ اتوار اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بے انتہا احسانات کا اظہار کرتے ہوئے، پھیلاتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔ مجھے اُن لوگوں کے خطوط آ رہے ہیں جنہوں نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ اس جلسے میں شمولیت کی یا وہ لوگ بھی خطوط کے ذریعہ سے اظہار کر رہے ہیں جو بذاتِ خود جلسے میں شامل ہوئے اور اسی طرح شامل ہونے والے زبانی جو اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ بلا استثناء ہر ایک کا یہ اظہار ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور احسانوں کی بارش کو برستے ہوئے دیکھا۔ اللہ کرے کہ یہ جذبات، یہ احساسات، یہ پاک تبدیلیاں جو ہر ایک نے اپنے اندر محسوس کی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نظارے جو ہر ایک نے مشاہدہ کئے یا محسوس کئے ان کے پاک نتائج عارضی نہ ہوں بلکہ دائمی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات اور توقعات کو ہم ہمیشہ پورا کرتے چلے جانے والے ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے۔ یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 410 مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارے احساسات، جذبات صرف اظہار کے طور پر نہ ہوں، صرف باتیں نہ ہوں۔ عارضی جوش کا اظہار نہ ہو۔ بلکہ یہ تمام احساسات، جذبات اس بنیادی مقصد کے حصول کا ذریعہ بن جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے چاہتے ہیں۔ یہ تمام باتیں جن کا ہم خطوط میں اور زبانی اظہار کر رہے ہیں ان کے اظہار ہمیشہ ہماری حالتوں سے ہوں، ہمارے عمل سے ہوں۔ اگر ہمارے نفوس کا تزکیہ اس جلسہ کے ماحول سے ہوا ہے تو اصل مقصد تبھی حاصل ہوگا جب ہم اُسے ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اگر اصلاح کی طرف ہماری توجہ پیدا ہوئی ہے تو یہ مقصد تبھی حاصل ہوگا جب اس کے حصول کے لئے مسلسل جدوجہد کریں گے۔ ہر وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھیں کہ اتنا بے شمار خرچ جلسہ پر ہوتا ہے، جو تزکیہ نفس اور اصلاح کے لئے خلیفۂ وقت اور نظامِ جماعت کی طرف سے کوشش کی گئی ہے اور ہوتی ہے اس کو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنانا ہے اور جب اس طرف بھرپور کوشش ہوگی تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ اور جلسوں کے دائمی فیض سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ تبھی ہم اس شکرگزاری کے نتیجے میں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں مزید تمہیں بڑھاؤں گا۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے یا واضح طور پر اس بنیادی اصول کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ تمہاری ترقی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کے صحیح استعمال سے وابستہ ہے۔ ورنہ اگر ان نعمتوں کا اُس طرح شکر ادا نہیں کر رہے جو اُس کے ادا کرنے کا حق ہے تو یہ صرف مُنہ کی باتیں ہیں، زبانی جمع خرچ ہے کہ ہم نے اللہ کے فضل سے جلسہ کو دیکھا اور خوب فائدہ اُٹھایا۔ حقیقی فائدہ اور شکر تبھی ہوگا جب ہم اس جلسے کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا ذریعہ بنا لیں گے۔ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تو کبھی ختم ہی نہیں ہوتی۔ ہر روز مَیں تو جب اپنی ڈاک دیکھتا ہوں تو جماعتی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتا ہوں۔ پھر دَوروں اور جلسوں پر جہاں بھی شامل ہوں وہاں یہ عجیب نظارے نظر آتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا من حیث الجماعت تو لمحہ لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے گزرتا ہے اور ہم اُس پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہر احمدی پر انفرادی طور پر بھی اس شکرگزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکرگزار ہونا چاہئے اور اُس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی تلاش کے لئے جدوجہد ہے، کوشش ہے۔ مَیں جماعتی فضلوں کی بات کر رہا تھا۔ گزشتہ مہینے مَیں جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گیا۔ وہاں جلسے کے پروگراموں کے علاوہ اور پروگرام بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بھی بڑی کامیابی سے ہوئے۔ اُن کی شکرگزاری کا ذکر چل رہا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی ایسی بارش برسائی کہ یو۔کے کا یہ جلسہ سالانہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دکھاتا ہوا آیا اور چلا گیا۔ پس وہ احمدی جو اس بات کا ادراک رکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر میری ترجیحات بدل گئی ہیں، میری ذات کی خوشیاں جماعت اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے اب وابستہ ہوگئی ہیں، وہ ہر وقت سجدہ شکر بجا لاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدے پورے فرما رہا ہے اور کیسے کیسے انعامات سے ہمیں نواز رہا ہے۔ ہماری روحانی تربیت وترقی کے بھی مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ ہماری اخلاقی تربیت اور ترقی کے بھی مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ ہماری عبادات کے معیاروں کی بہتری اور ترقی کے بھی مواقع وقتاً فوقتاً مہیا فرماتا رہتا ہے۔ اور پھر اب ہماری روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے چند دن بعد ایک اور موقع مہیا فرمانے لگا ہے جو رمضان المبارک کی صورت میں آئے گا انشاءاللہ۔

پس ہماری شکرگزاری اگر اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مواقع مہیا فرمانے اور بھرپور فائدہ اُٹھانے پر ہوگی تو پھر فضلوں کی بارش بھی پہلے سے بڑھ کر ہم اپنے پر برستا دیکھیں گے۔ انشاءاللہ۔

پس اس جلسہ کی برکات کو رمضان کی برکات میں داخل کرتے ہوئے رمضان کے روحانی ماحول سے بھی بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے اندر جو پاک تبدیلی ہم نے محسوس کی ہے اُسے مزید صیقل کرنے کی ہم رمضان میں کوشش کریں گے تو تبھی ہم جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ پس جلسے پر ہمیں جو انفرادی اور اجتماعی عبادتیں کرنے کی توفیق ملی اور مجھے بتانے والے بتاتے ہیں کہ خاص

طور پر نوجوانوں اور بچوں کی کافی تعداد اس دفعہ تہجد کے لئے، جو جماعتی تہجد ہوتی تھی، مارکی میں آتے تھے۔ اور تہجد پڑھنے والے بچوں کی یہ تعداد گزشتہ سالوں کی نسبت پہلے سے بہت زیادہ تھی۔ ایک باپ مجھے کہنے لگا کہ میرا چودہ پندرہ سال کا جو لڑکا ہے پہلے نماز کے لئے بھی مشکل سے جاگتا تھا اب یہاں تین دنوں میں ایک آواز پر تہجد کے لئے اُٹھ بیٹھتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم تبھی مستقل حاصل کر سکتے ہیں کہ ان تبدیلیوں کو زندگی کا حصہ بنانے کی ہر بڑا، بچہ، مرد، عورت کوشش کرے۔ خوش قسمتی سے اللہ تعالیٰ ایک اور روحانی ماحول ہمیں مہیا فرمانے لگا ہے جو چند دنوں بعد آنے والا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، رمضان کا مہینہ انشاء اللہ شروع ہونے والا ہے، اُس سے بھی بھرپور فائدہ اُٹھائیں تو تب ہی ہماری زندگیوں میں یہ نہ ختم ہونے والا شکرگزاری کا مضمون جاری رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ لَاَزِیْدَنَّکُمْ سے ہم فیض پاتے، فیض یاب ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ میرا طریق ہے کہ جلسہ کے بعد کے ایک خطبہ میں جلسہ کے حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا ذکر چلتا ہے لیکن کسی فخر کے رنگ میں نہیں، انتظامیہ یا کارکنان اپنی کوششوں پر کامیابی کا ذکر نہیں کرتے، یا اُن کا ذکر نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونے کے لئے یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کا شکرگزار ہونے کے لئے یہ ذکر چلتا ہے کہ بندے کا شکر کرنا بھی ضروری ہے اور ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندے کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘۔

(سنن ترمذی کتاب البر و الصلة باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث نمبر 1954)

پس اس حوالے سے شکرگزاری کا یہ مضمون بیان ہوتا ہے اور پھر جو واقعات سامنے آتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور یقین مزید بڑھتا ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کی تہجد کی طرف توجہ کا مَیں نے ذکر کیا ہے اس پر والدین کو خدا تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اُس نے ہمارے بچوں کی اس طرف توجہ پیدا کروائی اور اس کے لئے حقیقی شکرگزاری یہ ہے کہ والدین خود بھی اپنے نوافل کو پہلے سے زیادہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جو نہیں کرتے وہ اس طرف توجہ کریں تا کہ بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے جلسہ کے آخری دن بتایا تھا، کہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ میں، چھیانوے ممالک کو، اُن کے افراد کو، احمدیوں کو نمائندگی کی توفیق عطا فرمائی۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو دیکھ کر مختلف قوموں کا یقین بڑھتا اور شکرگزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جو آپ نے فرمایا کہ ’’اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی‘‘۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ یہ قومیں شامل ہو رہی ہیں۔ پس یہ لوگ جو آتے ہیں احمدیوں کے ساتھ غیر از جماعت مسلمان اور غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں اور جہاں یہ پہلی دفعہ شامل ہونے والے احمدی جلسہ کے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں وہاں غیر مسلم بھی اپنے تأثرات بیان کرتے ہیں اور جماعتی نظام اور جلسہ کے انتظام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بعض کے خیالات کا اظہار آپ جلسے میں سُن چکے ہیں۔ غیر احمدیوں کے تو تصور سے بھی یہ دور ہے، باہر ہے کہ اتنے آرام سے، اتنے انتظامات، نہ صرف یہ کہ والنٹیئرز کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں بلکہ ایسے والنٹیئرز کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں جو عام زندگی میں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اُن کے ہاں اتنے بڑے مجمعے ہوں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ انتظام ہو سکے بلکہ فتنہ پردازوں اور شیطان صفت لوگوں کا اتنا دخل ہو جاتا ہے کہ بعضوں کو امن سے رہنا ہی نصیب نہیں ہوتا۔ ہمارے ہاں جب یہ سارے کام کرنے والے آرام سے کام کر رہے ہوتے ہیں تو یہ اُن کے لئے بہت متاثر کرنے والی چیز ہے کہ ایسے لوگ جن کا پیشہ مختلف ہے وہ جو کام کر رہے ہیں اُس سے اُن کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مثلاً کھانا پکانے والے وہ لوگ ہیں کہ ان میں سے بعض یہاں اچھے بھلے عہدوں پر کام کرنے والے افسران ہیں۔ اچھے سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ اپنے کاروبار کرنے والے ہیں۔ اسی طرح دوسرے شعبہ جات ہیں، صفائی وغیرہ جو ہے یا دوسرے بیشمار شعبے ہیں، ہر شعبہ میں کام کرنے والا بے نفس ہو کر کام کرتا ہے۔ پس یہ خوبصورتی جو جماعت احمدیہ کے کارکنان کی ہے یہ دوسروں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ پھر بچوں کا پانی پلانا، یہ بھی لوگوں کو بڑا متاثر کرتا ہے۔ مختلف جگہوں پر، مختلف طریقوں سے سکیورٹی ڈیوٹیاں ہیں اور یہ سب کام جو مختلف کارکنان اور کارکنات ہنستے مسکراتے انجام دے رہے ہوتے ہیں غیروں کو خاص طور پر متاثر کئے بغیر نہیں رہتا اور جماعت کے متعلق اُن کے خیالات مزید بہتر ہوتے ہیں۔

مثلاً اس دفعہ ترکی کے وفد میں بعض غیر از جماعت آئے ہوئے تھے جو مختلف مذہبی تعلیمات کے یونیورسٹی پروفیسر تھے۔ کوئی حدیث کا ماہر تھا، کوئی تصوف کا تو کوئی کسی اور مضمون کا۔ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر اور ایک پُر امن ماحول دیکھ کر بڑے متاثر ہوئے تھے۔ بعض کو تو لگتا تھا کہ جب اس معاملہ میں بات کرو تو تھوڑی دیر بولنے کے بعد اُن کے پاس بالکل الفاظ نہیں رہتے تھے اور بعض تو بالکل ہی گُنگ ہو گئے تھے۔ حیران تھے، پریشان سے لگتے تھے کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ اُن پر کیونکہ ابھی اپنے معاشرے کا خوف ہے اس لئے بہرحال احمدیت قبول کرنے کی تو شاید ابھی اُنہیں جرأت نہ ہو لیکن جلسہ کے بعد مجھے امید ہے کہ وہ مخالفین کو خود ہی جواب دینا شروع کر دیں گے، کم از کم حقیقت اُنہوں نے دیکھ لی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بہت بڑا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے ذریعہ سے غیروں کے شکوک وشبہات دور فرماتا ہے۔ اور یہ جلسہ بعض سعید روحوں کی رہنمائی کا بھی باعث بنتا ہے۔

غیروں میں سے اور اسی طرح اپنوں میں سے بھی جو لوگ مجھے ملے ہیں یہ سب کارکنان کے شکرگزار ہیں۔ اُنہوں نے اس کا بہت اظہار کیا۔ تو اُن کی طرف سے مَیں بھی کارکنان اور کارکنات تک اُن کے شکریہ کے جذبات پہنچا دیتا ہوں۔ اسی طرح باہر سے خطوط کے ذریعہ، فون کے ذریعہ سے جو پیغامات آرہے ہیں وہ بھی اس سارے نظام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہمیشہ ہی ہوتے ہیں اور ہر دفعہ نئے تبصرے ہوتے ہیں اور ایم۔ٹی۔اے کے بھی شکرگزار ہیں۔ اُن کو بھی اُنہوں نے پیغام دیا ہے۔

جو پیغامات فوری طور پر تیار ہو سکے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، یہ زیادہ عرب دنیا کے ہی ہیں۔ ایک غیر احمدی خاتون یمن سے یہاں جلسہ پر آئی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں اس جلسہ میں شمولیت سے بہت خوش ہوں اور بہت سے احمدی بہن بھائیوں سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوں جنہوں نے احمدیت سے متعلق میرے ذہن سے بہت سے غلط خیالات کی اصلاح کی اور احمدیت کی صحیح اور واضح تصویر پیش کی۔ آپ کی غیر معمولی مہمان نوازی پر شکر واجب ہے۔ ہر طرح سے مہمانوں کے آرام وآسائش کا خیال رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔

پھر ایک نومبائع خالد صاحب ہیں، اُنہوں نے عکرمہ نجمی صاحب کو بتایا۔ (انہوں نے اس سال 11رمئی کو بیعت کی تھی)۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے ٹی۔وی پر جلسہ کی ساری کارروائی دیکھی ہے۔ ماشاء اللہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور کارکنان کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوئی۔ ٹی وی پر دیکھنے والے بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہاشم صاحب نے یہاں سے روانگی سے دو دن قبل مجھے بتایا۔ اگر کچھ عرصہ قبل بتاتے تو مَیں بھی ضرور اس مبارک جلسہ میں شامل ہوتا۔ اگلے سال مَیں ضرور شامل ہوں گا۔

پھر کبابیر کے ایک صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ نہایت فخر اور سرور کے ساتھ ہم نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے جملہ پروگرام دیکھے۔ جلسے کا نظام اور تیس ہزار کے قریب شاملینِ جلسہ کی بڑے سکون کے ساتھ اور بغیر کسی اُکتاہٹ کے خدمت اُس شہد کے چھتے کا سماں پیش کر رہی تھی جس کا کام صرف صاف شہد فراہم کرنا ہوتا ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں نے ایم۔ٹی۔اے العربیۃ کے ذریعے عرب دنیا کے لئے جلسہ کے جملہ پروگراموں کو نشر کرنے کیلئے جو کوششیں کی ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں۔

پھر میری آخری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ خطاب دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم کرنے والا اور انسانی ضمیر کو جگانے والا اور روح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر جھکانے والا تھا۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا صرف اور صرف جماعت احمدیہ پرچار کر رہی ہے۔

پھر اسامہ حِلّس مالدووا سے لکھتے ہیں کہ عالمی بیعت کے وقت جب تمام خدامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ وقت کے ہاتھ کے ساتھ ہاتھوں کی زنجیر بناتے ہوئے عہدِ بیعت دہراتے جا رہے تھے اُس وقت اس منظر اور ان کلمات نے دل میں کچھ ایسا جوش پیدا کر دیا کہ ہم بے اختیار ہو کر اشک آلود آنکھوں کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرانے لگے۔ کاش مَیں بھی اس مبارک موقع پر وہاں ہوتا اور ان روحانی وآسمانی برکات سے حصہ پاتا۔

پس اے جلسہ میں شرکت کرنے والے بھائیو! آپ سب کو تجدیدِ عہدِ بیعت اور اس جلسے میں شمولیت مبارک ہو۔ پھر لکھتے ہیں کہ ایم۔ٹی۔اے کا بہت بہت شکریہ جس کے ذریعے اس جلسے میں شامل نہ ہونے والوں کو اہم امور اور خطابات اور جلسے کے ماحول سے اطلاع دی جاتی رہی۔ اس سیاق میں عرب ڈیسک کی کوششیں قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے بھرپور کوشش کی کہ جلسے کی جملہ تصویر ہمارے تک پہنچ سکے۔ فجزاھم اللہ

پھر شام سے یٰسین صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کے موقع پر اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے دلی مبارکباد پیشِ خدمت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکات سے عرب دنیا کو بھی مستفیض فرمائے۔ تا یہ امام الزماں کی بیعت میں آ کر حقیقی اسلام کو قبول کر لیں اور پھر بلادِ عربیہ میں بھی ایسے جلسہ جات منعقد ہوں جن میں ہم بھی شریک ہو سکیں اور ان ملکوں میں بھی امن وسلامتی کی فضا قائم فرما دے۔

ریم صاحبہ لکھتی ہیں کہ جلسہ سالانہ کی کارروائی اور کامیابی سے انعقاد کو دیکھ کر اس مبارک جماعت کا رکن ہونے پر بہت فخر محسوس ہوا۔ مجھے لکھتی ہیں کہ مَیں تجدیدِ بیعت کرتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ تمام شرائطِ بیعت پر عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اگلے سال جلسہ میں شرکت اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر شام سے امّ احمد صاحبہ، کہتی ہیں جلسہ سالانہ اور عالمی بیعت کی تقریب پر مبارکباد عرض ہے۔ کہتی

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ہیں کہ میری قسمت اتنی اچھی نہیں تھی کیونکہ امسال جلسہ پر آنے کی بھرپور کوشش کے باوجود ہمیں ویزہ نہ ملا اور مَیں آ نہ سکی لیکن میرا شوق اور محبت یہاں آنے کا اور ملنے کا بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ دنیا کی عورتوں کی خوشی تو شاید دنیاوی امور کے حصول سے وابستہ ہوتی ہے لیکن میری خوشی آپ کی محفل میں حضوری سے ہی عبارت ہے۔ لکھتی ہیں کہ نہ جانے وہ دن کب آئے گا جب مَیں حدیقۃ المھدی کے خوبصورت روحانی رنگوں کی رِداء زیب تن کروں گی اور میری خوشیوں کی انتہا نہ رہے گی۔ پھر لکھتی ہیں اس روحانی مائدہ کو پیش کرنے پر بہت بہت شکریہ اور مبارکباد عرض ہے۔ ہم نے جلسہ سالانہ کو دیکھا اور آپ کے خطابات سے بھرپور استفادہ کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آن خلافت کی نعمت کے ساتھ وابستہ رکھے اور اس کی اطاعت کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔

پھر عرب امارات سے عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے اس مبارک موقع پر دلی مبارکباد پیشِ خدمت ہے جس میں لاکھوں احمدیوں کے دل محبت و ایمان اور رحمت کی نعمت سے بھر جاتے ہیں۔ بلاشک جلسہ سالانہ ہمّتیں بلند کرنے اور نیک عادتوں کو مزید طاقت بخشنے کے لئے آیا ہے۔ یہ جلسہ اُن لوگوں پر غلبہ کا اعلان ہے جو خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنا نور پورا کر کے رہے گا چاہے کافر اُسے کتنا ہی ناپسند کریں۔

پھر یہیں سے شامل ہونے والی ایک عرب، امیمہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ سب سے پہلے تو مَیں آپ کو (مجھے لکھ رہی ہیں کہ) اس غیر معمولی طور پر کامیاب جلسے کے انعقاد پر مبارکباد عرض کرنا چاہتی ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ اُس نے تمام اسباب مہیا فرمائے اور ہمیں اس عظیم الشان جلسے میں شمولیت کی توفیق بخشی۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل سے آپ کے قیمتی خطابات اور ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اولادوں کو بھی اس مبارک جماعت کے فعال کارکن اور خدام بنائے رکھے۔ لکھتی ہیں جس طرح ہمارے پاکستانی بھائی بے لوث خدمت کرتے ہیں اور انکساری اور صبر اور استقامت کے زیور سے آراستہ ہیں، دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم عربوں کو بھی انہی اخلاق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ بھی اُن کی عاجزی اور کسرِ نفسی ہے۔ عرب بھی جہاں جہاں بھی اُن کے سپرد کام کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے اور عاجزی سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

پھر مصر سے ایک صاحب لکھتے ہیں جو جلسہ میں شامل ہوئے تھے کہ مَیں اور میرے تمام ساتھی جلسہ سے بہت متاثر ہوئے۔ یہ عبدالسلام صاحب ہیں۔ لکھتے ہیں کہ آپ کے آخری دن کے خطاب نے عزمِ صمیم اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی روح پیدا کی اور ختمِ نبوت پر ہمارا ایمان پختہ کیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام امانتوں اور ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اکرامِ ضیف اور مہمان نوازی کی عجیب شان تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس تمام مقام پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات جلوہ گر ہیں۔ ہر طرف اخلاقِ عالیہ نظر آتے تھے۔ جس دن سے جلسہ میں حاضر ہوا ہر طرف دینِ اسلام کی اور قرآنِ کریم اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی تجلیات نظر آ رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی معیت محسوس ہوتی تھی جو سارے کام ازخود سنوار رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔

پھر مصر کی ایک نو احمدی خاتون لکھتی ہیں کہ قبل ازیں ایم۔ ٹی۔ اے پر جلسے کے بارہ میں سُنا کرتی تھی۔ پھر وہ دن آیا جب مَیں خدا کے فضل سے حدیقۃ المھدی پہنچ گئی جہاں خود خلیفۃ المسیح موجود تھے۔ عالمی بیعت کے روز ہم میاں بیوی بیعت میں شامل نہ ہو سکے کیونکہ میرے خاوند کو اس احاطے میں جانے کے لئے کارڈ نہ دیا گیا اور مجھے چھوٹے بچوں کی وجہ سے بچوں والی عورتوں کے لئے مخصوص خیمے میں جانا پڑا۔ لیکن وہاں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے باہر کھڑی ہو کر ٹی وی پر بیعت کا نظارہ دیکھا۔ اس دوران جماعت کے لئے، (مجھے لکھ رہی ہیں کہ) آپ کے لئے دعائیں کرتی رہی۔ اُس وقت مجھے احساس ہوا کہ مَیں نے جماعت سے نظام کی اطاعت کا سبق سیکھا ہے۔ چنانچہ ایک لفظ بھی زبان پر لائے بغیر اطاعتِ نظام کرتی ہوئی خاموشی سے بچوں کو لے کر باہر چلی گئی۔ جہاں تک نظم و ضبط کا تعلق ہے تو اس کا انتظام کرنے والوں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ آپ نے ہمیں مہمان نوازی اور اُن کے استقبال کے طریق سکھائے۔ ہر کام کرنے والے کے چہرے کی مسکراہٹ سے اُن کے اخلاص کا پتہ چلتا تھا۔ گویا یہ مہمان اُن کے گھر کے افراد ہوں۔ کہتی ہیں کہ میرے بچے بالعموم اپنے والد کے ساتھ جلسہ گاہ میں ہوتے تھے جو کبھی سو جاتے تھے اور پھر نعروں کی آواز سُن کر جاگ جاتے اور بے اختیار نعرے لگانے لگتے۔ دعا کریں کہ ہمیں ہر سال جلسہ میں شرکت کی توفیق عطا ہو۔ کیونکہ اب ہم نے ایک دفعہ جلسہ دیکھ لیا ہے تو اسے مِس (Miss) نہیں کر سکتے۔

پھر مراکش کے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد عرض ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب اگلے جلسے مکۃ المکرّمہ میں منعقد ہوں اور ہم رُکن و مقام کے مابین عالمی بیعت کے نظارے دیکھیں۔

تو یہ چند تأثرات ہیں جو چند عربوں کے ہیں، باقیوں کے تو تحریر میں نہیں آئے۔ اس مرتبہ امریکہ کے کافی لوگ یہاں آئے ہوئے تھے جو جلسہ میں شامل ہوئے۔ تیس سے زائد تو مقامی امریکن احمدی شامل ہوئے تھے۔ میرے ساتھ جب اُن کی ملاقات تھی تو اس میں وہ لوگ جو جلسہ پر شامل ہوئے شکر اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے لبریز تھے۔ پھر جماعت اور خلافت سے وابستگی پر اُن کے جذبات ناقابلِ بیان تھے۔ وہ جذبات سے اتنے مغلوب تھے کہ اُن کے لئے بات کرنا بھی مشکل تھا۔ خلافت کی محبت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، محض اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے اُن کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کے ایمان و ایقان کو مزید بڑھائے۔ امریکن احمدیوں کے دلوں میں یا عربوں میں یا دوسرے احمدیوں کے دلوں میں جو جلسے میں شامل ہوئے، جلسہ نے جو انقلاب پیدا کیا ہے یہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں دکھانے والا ہو۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اشارہ کیا تھا کہ ایم۔ ٹی۔ اے نے دنیائے احمدیت کو ایک کرنے اور جلسوں اور دوسرے پروگراموں کو دکھانے میں جو کردار ادا کیا ہے اور کر رہا ہے اس سے تمام دنیا کے احمدی ایم۔ ٹی۔ اے کے کارکنوں کے بہت شکرگزار ہیں۔ اس مرتبہ جلسہ کے دنوں میں وقفوں کے دوران جو مختلف پروگرام دکھائے گئے، ایم۔ ٹی۔ اے نے اس دفعہ پیٹرن (Pattern) بھی بدلا تھا اور پریزنٹر (Presenter) کے طور پر جو نئے نوجوان چہرے آئے اُسے دنیائے احمدیت میں بہت پسند کیا گیا۔ ہمارے پروگرام تو دنیا کو حقیقت سے آشکار کرنے اور تصنع سے پاک ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ جبکہ دوسرے چینلوں کا خیال ہوتا ہے کہ سکرین پر آنے والا پہلے میک اپ کر کے آئے، بات کرے تو تصنع اور بناوٹ ہو، پھر جو پروگرام ہوتے ہیں اُس میں ہر ایک جھوٹ کے ذریعے سے اپنا نکتہ نظر بیان کر رہا ہوتا ہے یا جھوٹے پروگرام یا ڈرامے ہوتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ ٹی۔ اے ہے جو چوبیس گھنٹے ان فضولیات سے پاک ہے۔ ہمارے پریزنٹر بھی تصنع اور بناوٹ سے پاک اور اخلاص و وفا سے پُر ہوتے ہیں۔ یہی اخلاص و وفا جب دنیا سکرین پر دیکھتی ہے تو تعریف کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پروگرام پیش کرنیوالوں اور پروگراموں میں شامل ہونیوالوں، مختلف پروگرام تیار کرنے والوں اور دکھانے والوں کو جزا عطا فرمائے۔ مَیں اپنی طرف سے بھی اور تمام دنیائے احمدیت کی طرف سے بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایم۔ ٹی۔ اے میں کام کرنے والے ان مرد و خواتین کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔ جب اپنے بارہ میں تعریفی کلمات سنیں تو ان کارکنان اور کارکنات کو بھی اس میں مزید عاجزی دکھاتے ہوئے اور شکر کے مضمون کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید عاجزی سے جھکنا چاہئے، یہ ہر ایک مومن کا فرض ہے، تبھی اللہ تعالیٰ اُن کی صلاحیتوں کو مزید اُجاگر کرے گا۔ عموماً اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان اور کارکنات اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ جلسے کی ہر ڈیوٹی کو سرانجام دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا، پہلے بھی ہر سال مَیں ذکر کرتا رہا ہوں۔ اس مرتبہ بھی واقفینِ نو کارکنان اور کارکنات کو بعض اہم ڈیوٹیاں سونپی گئی تھیں، اُنہوں نے بھی بہت ذمہ داری اور اخلاص سے نمایاں ہو کر اپنے فرائض ادا کئے ہیں اور جو بھی مختلف کام دیا گیا تھا اس پر ان کے انچارج کی طرف سے مجھے اچھی رپورٹس ملیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں اپنے وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے یہ کام کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

مجھے جرمنی کے جلسے کے بعد کسی نے لکھا تھا کہ مَیں نے جرمنی کے جلسہ میں شمولیت کی اور وہاں لجنہ کے ہال میں یہ بات بہت اچھی لگی کہ بغیر کسی کو خاموش کروائے یا خاموش کروانے کی ڈیوٹی والیوں کے عورتیں خاموشی سے جلسے کی کارروائی سن رہی تھیں اور اسی مضمون کا خط مجھے امریکہ سے بھی آیا کہ یہاں جلسہ میں پہلی مرتبہ شامل ہوئی ہوں اور مَیں نے دیکھا ہے کہ یہاں یو۔ کے کے جلسہ کی طرح عورتوں کو خاموش کروانے کے لئے مختلف جگہوں پر بورڈ اُٹھائے ہوئے یا کارڈ اُٹھائے ہوئے کارکنات کھڑی نہیں ہوتیں بلکہ خودبخود عورتیں ڈسپلن سے بیٹھی ہیں اور خاموش ہیں۔ یہ ڈسپلن یو۔ کے میں بھی ہونا چاہئے۔ تو جیسا کہ جرمنی اور امریکہ کے بارہ میں انہوں نے لکھا تھا تو مَیں نے یہ خط پڑھ کر اس پر زیادہ توجہ تو نہیں دی کیونکہ مجھے پتہ تھا کہ لکھنے والوں نے یو۔ کے لجنہ کی کمزوریوں پر کچھ زیادہ ہی مبالغہ کیا ہے۔ لیکن جلسہ پر مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ کم از کم میری تقریر کے دوران مجھے کارڈ اُٹھائے کوئی ایسی کارکن نظر نہیں آئی اور اس کے باوجود خاموشی کا معیار بہت بلند تھا اور بڑے غور سے تقریر کو سننے کی طرف توجہ تھی۔ اور مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ عام طور پر بھی لجنہ نے بہت خاموشی سے جلسے کی کارروائی سنی تھی اور کسی بھی قسم کی کوئی ڈسٹربنس (Disterbance) نہیں ہوئی۔ پس اس لحاظ سے جلسہ میں شامل ہونے والی جو خواتین ہیں ان کا بھی کارکنات کو شکر ادا کرنا چاہئے اور جو شامل ہونے والیاں ہیں اُن کی بھی شکرگزاری یہ ہے کہ آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنے ڈسپلن کا اظہار کریں اور جلسے کی برکات کو سمیٹنے کی کوشش کریں اور پھر ہمیشہ اُنہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم اور تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں کیونکہ یہ عورتوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہی چیز ہے جو آپ کو حقیقی شکرگزار بنانے والی ہوگی۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ہمارے مذہب کا خلاصہ

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اورلُبّ لباب یہ ہے کہ لا اِلٰہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارااعتقاد جوہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں۔جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کواختیار کرکے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔اورہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کرسکتا ہو۔اگرکوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے،اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہو سکیں،کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کرہی نہیں سکتے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ 137-138)

ایک غیر نے کام کرنے والے ایک کارکن کے جذبات کا اظہار جو مجھے بتایا وہ آپ کو بھی سنا دیتا ہوں۔ سویڈن سے آئے ہوئے جو ایک ہمارے کالمار، وہاں کے شہر کے میئر تھے وہ مجھے کہنے لگے کہ ایک کارکن جو کسی شعبہ کے ناظم تھے، وہ مجھے نظارہ دکھانے کے لئے اونچی جگہ پر لے گئے، جہاں سے تمام جلسہ کا جو ویج ہے وہ نظر آتا تھا۔جو بھی مارکیاں وغیرہ لگی ہوئی تھیں سڑکیں وغیرہ ہر چیز نظر آتی تھی۔تو وہ کارکن ان کو بڑے جذباتی انداز میں یہ کہنے لگا کہ یہ خوبصورت نظارہ جو آپ دیکھ رہے ہیں اس کو کھڑا کرتے ہوئے جس میں مَیں بھی شامل تھا ہمیں دو ہفتے لگے ہیں اور ایک ہفتے کے بعد اس کو ہم صاف کردیں گے اور یہاں صرف میدان ہوگا۔اس بات کو کہتے ہوئے وہ کارکن بڑے جذباتی ہوگئے۔تو جو محنت سے کام کررہے ہوتے ہیں،اُن کے اپنے جذبات ہوتے ہیں جس کا اظہار وہ کرتے رہتے ہیں۔بہرحال یہ تو ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ جس حد تک ہمیں اجازت ہے اُس حد تک ہی ہم اُس جگہ کو آباد کرسکتے ہیں اور یہ ہر سال اسی طرح ہوتا ہے کہ آبادی بھی ہوتی ہے اور پھر اُس کے بعد اُس سب کچھ کو وہاں سے اُٹھا بھی لیا جاتا ہے۔اور یہ کارکنان جو ہیں یہ بڑی محنت سے مارکیاں لگانے کا کام، اُس سارے نظام کو قائم کرنے کا کام اور پھر وہاں سے اُس کو وائنڈ اَپ کرنے کا کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

شامل ہونے والوں کی بھی شکرگزاری ہے کہ ان کو جہاں یہ شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی وہاں اُن کو کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اُنہوں نے اُن کے لئے سہولیات مہیا کیں اور کارکنان بھی شکرگزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمت کا موقع مہیا فرمایا اور دونوں کا مقصد ایک تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک ہوکر اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی خدمت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے ہمیشہ اپنے ربّ کے حضور جھکائے رکھے، اپنے حضور جھکائے رکھے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہمیشہ ہمارا مقصد رہے۔ہم حقیقی اور سچے احمدی مسلمان بننے والے ہوں۔دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے والے ہوں۔تبھی ہم امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرکے حقیقی شکرگزار بن سکتے ہیں۔اس کے حصول کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ''۔ (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 615 مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلے کے ذریعے سے اُس نے چاہا ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 499 مطبوعہ ربوہ)

پس جیسا کہ شروع میں مَیں نے کہا تھا کہ جلسہ کا اصل مقصد پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔

☆......☆......☆

اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ الیس

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747

کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ الیس

بقیہ: جان پیگٹ صفحہ 8

نہیں۔ہم نے گرجا میں کھڑے ہوکر اس کی رہائشی خاتون سے پوچھا کہ پگٹ کی قبر کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ تم بالکل اس کے اوپر کھڑے ہو۔قالین اٹھا کر دیکھا تو فرش میں ایک چوکور دروازہ نما تھا۔اس نے بتایا کہ یہ اس کی قبر ہے مگر اس کی نعش اب یہاں نہیں۔کہاں گئی؟ یہ کسی کو معلوم نہیں۔اس کی اپنی نواسیوں کو بھی نہیں۔اس استفسار پر کہ اب اس میں کیا ہے؟ اس خاتون نے بتایا کہ اس میں خالی جگہ تھی جس میں ہم اب اپنا راشن وغیرہ سٹور کرتے ہیں۔خاتون نے اس کی قبر کے مقام پر بنے ایک خالی چوکور خانہ کے بارہ میں بتایا کہ یہاں ایک نہایت قیمتی طلائی تختی نصب تھی جس پر پگٹ کا نام اور تاریخ پیدائش اور وفات کی تاریخیں درج تھیں۔مگر پگٹ کے بڑے بیٹے کو شراب اور جوئے کی ایسی عادت تھی کہ اس کے لئے اس نے نہ صرف تمام کالونی گنوادی بلکہ یہ طلائی تختی تک اونے پونے بیچ ڈالی۔اس واقعہ کی تصدیق پگٹ کی نواسی Ms Ann Buckley نے بھی کی۔

یہ تھا اس شخص کا عبرتناک انجام جس نے خدا ہونے کا شوخ دعویٰ کیا۔جسے زمانہ کے امام نے متنبہ کیا۔جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے خود زمانہ کے امام کو خبر عطا فرمائی۔اور جس کا انجام اس رنگ میں ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تنبیہ اور الہام الٰہی کے الفاظ اپنی پوری شوکت کے ساتھ ظاہر ہوئے۔اور اس قدر نمایاں طریق سے کہ کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

اس کی وفات کیا ہوئی Agapemone نامی اس cult کا زوال اور زور پکڑ گیا۔Ruth Preece نے پگٹ کی وفات کے بعد اس Cult کو انتظامی طور پر جیسا تیسا چلایا سو چلایا مگر 1957ء میں اس کی وفات کے بعد یہ Cult اپنے انجام کو پہنچ گئی۔آج روئے زمین پر بلا مبالغہ ایک بھی شخص ایسا نہیں جو Agapemonite ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔یہاں تک کہ اس کی اپنی اولاد اس کے خیالات کو خرافات قرار دیتی ہے۔پگٹ خود، پگٹ کے عقائد، پگٹ کے دعوے،اس کے ماننے والے سب نیست و نابود ہوکر رہ گئے۔یہ ہے وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَاب کا ایک زندہ نشان۔جو بہت کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار۔

یہاں ہم ڈاکٹر جوشوا شویذو کے مقالہ کے حوالہ سے ایک اور بات کا ذکر کرتے ہیں۔انہوں نے اس cult کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:''Agapemone کی صورتحال کے بالکل برعکس،مرزا غلام احمد نے جس اسلامی فرقہ کی بنیاد رکھی وہ آج بھی پھل پھول رہا ہے''۔

پگٹ کی تنظیم کے نیست و نابود ہوجانے اور حضرت مسیح موعودؑ کی پاک جماعت کے زمین کے کناروں تک پھیلنے کی حقیقت کا اعتراف Abingdon Dictionary of Living Religions میں بھی کیا گیا ہے۔

(Keith R. Crim, Abingdon Dictionary of Living Religions, 1981)

پگٹ پر تحقیق کے دوران پگٹ کی نواسی Ms Ann Buckley سے ملاقات ہوئی ۔انہوں نے بہت تعاون کرتے ہوئے پگٹ کی تمام ذاتی نوٹ بکس، تمام دستاویزات،تمام اشیاء تک رسائی دی اور اس میں سے جس بھی چیز کی ضرورت پڑتی رہی اس کی نقول اور ٹی وی پر دکھانے کے لئے اصل دستاویزات اور اصل اشیاء بھی دے دیں۔جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل ہوا تو مزید معلومات حاصل کرنے کا شوق ظاہر کیا۔26/مارچ 2011ء کو بیت الفتوح لندن میں منعقد ہونے والے Peace Symposium میں تشریف لائیں اور شامل ہوئیں۔سمپوزیم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام مہمانوں کو شرف ملاقات بخشتے ہیں،ان کو بھی یہ شرف حاصل ہوا۔

اس کے بعد ان سے جب رابطہ ہوا تو کہنے لگیں کہ وہ ملاقات بہت مختصر تھی اور یہ کہ وہ تفصیل سے ملاقات کے لئے حاضر ہونا چاہتی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ملاقات کی درخواست منظور فرمائی اور یوں 22 اپریل 2011ء کو جان ہیوسمتھ پگٹ کی نواسی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے جسمانی اور روحانی بیٹے،آپؑ کے خلیفہ اور جانشین،حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تفصیل سے گفتگو فرمائی اور اسے پگٹ کے ساتھ ہونے والی خط وکتابت سے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔کوئی آدھ گھنٹہ جاری رہنے والی اس ملاقات کے اختتام پر انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر کھنچوانے کی خواہش کا اظہار کیا جو حضور انور نے قبول فرمائی اور تصویر ہوئی۔ملاقات کے بعد بار بار کہتیں:''مجھے نہیں معلوم تھا کہ آج بھی ایسے روحانی لوگ موجود ہیں''۔کبھی کہتیں کہ''بہت ہی خوبصورت شخصیت سے ملاقات کرکے آئی ہوں''۔ وہاں سے انہیں مخزن تصاویر کی نمائش میں لے گیا۔وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی تصویر دیکھ کر ایک مرتبہ پھر کہنے لگیں: It looks as if he can see the inside of people یہ ایک بہت ایمان افروز نظارہ تھا۔109 سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے پگٹ کو جو روشنی دکھانی چاہی وہ رائیگاں نہیں گئی۔وہ رائیگاں نہیں جاسکتی تھی کہ وہ روشنی خدائے واحد ولاشریک کے مامور کے قلب سے پھوٹنے والا نور تھا۔پگٹ اس روشنی سے محروم رہا،مگر اس کی اولاد میں سے ایک خاتون اس روشنی کو بہت قریب سے دیکھ کر اسے محسوس کرگئی۔ بعد میں Ms.Ann Buckley نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام خط تحریر کرکے شکریہ ادا کیا۔ یہ تھا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حق میں ظاہر ہونے والا خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان۔

(بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۲۲ جولائی ۲۰۱۱)

☆......☆......☆

طالبان حق کیلئے

جان ہیو سمتھ پگٹ (1927ء-1852ء)

(Rev John Hugh Smyth-Pigott)

(دعویٰ، پیشگوئی، انجام)

(تحقیق وتحریر: آصف محمود باسط۔لندن)

ستمبر 1902ء میں انگلستان کے شہر لندن میں جان ہیو سمتھ پگٹ (1927ء-1852ء) نامی ایک پادری نے خدا ہونے کا دعویٰ کردیا۔اس پادری نے ایگاپامنی(Agapemone) نامی ایک مذہبی تنظیم کی سربراہی سنبھالی تھی۔ اس تنظیم کی بنیاد ہنری پرنس (1899)ء -1811ء) نامی ایک پادری نے رکھی تھی۔ان کے بنیادی عقائد پروٹسنٹ عیسائیت ہی کے تھے۔فرق یہ تھا کہ ہنری پرنس خود کو مسیحؑ کی آمد ثانی قرار دیتا رہا اور خود کو لافانی کہتا رہا۔اس کی وفات کے بعد اس کے جانشین جان ہیوسمتھ پگٹ نے بھی یہی دعوی برقرار رکھا۔اگرچہ یہ قلیل جماعت لافانی مسیح کی وفات پر حیرت زدہ ضرور ہوئی، مگر پگٹ کی چرب زبانی نے انہیں یہ ماننے پر مجبور کردیا کہ ہنری پرنس تو محض بطور ارہاص کے تھا، اصل میں تو ہمیشہ رہنے والا مسیح مَیں ہوں۔خود کو مسیح قرار دینے والے یہ دونوں حضرات اپنی پیروکار خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنا جائز سمجھتے تھے۔ ہنری پرنس کو اس دعویٰ پر اس قدر خفّت اٹھانا پڑی کہ ایک دوشیزہ کے ساتھ یہ کہہ کر جنسی تعلقات قائم کئے کہ یہ روح اور جسم کا ملاپ ہے لہذا اس سے حمل نہیں ٹھہر سکتا۔ مگر قدرت کا کرنا یہ ہوا کہ اس خاتون کو حمل ٹھہر گیا۔اپنی خفّت اور ندامت کو چھپانے کے لئے پرنس نے اس بات کا سہارا لیا کہ یہ شیطان کا کام ہے۔ پگٹ نے بھی اس جنسی آزادی سے فائدہ اٹھایا۔

شمالی لندن کے علاقہ کلیپٹن (Clapton) میں واقع اس تنظیم کے گرجا کا نام Ark of the Covenant تھا۔7/ستمبر 1902ء کو پگٹ کا اس گرجا میں تعارفی وعظ تھا۔ اس کا وعظ سننے کے لئے مقامی لوگ ایک کثیر تعداد میں جمع تھے۔کہا جاتا ہے کہ اس مجمع کی تعداد 6,000 کے لگ بھگ تھی۔ پگٹ نے معمول کی عیسائی تعلیمات بیان کرتے کرتے پہلے تو یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ہے۔ پھر اچانک یہ تک کہہ دیا کہ خدا کو آسمان میں تلاش مت کرو کہ خدا تو یہاں تمہارے سامنے موجود ہے۔

(The Hackney & Kingsland Gazette, Wednesday, 10th September 1902)

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی طرف اشارہ کیا۔اس پر اس کے ماننے والے تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے، مگر حاضرین میں موجود دیگر عیسائی سخت چراغ پا ہوئے۔ انہوں نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نہ صرف آوازے کسے بلکہ اس پر پتھراؤ کیا اور جو چیز ہاتھ لگی اس خدائی کے دعویدار کو کھینچ مارنے کی کوشش کی۔ اس پُرتشدد ردعمل کو دیکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر پگٹ کو اس کے مکان میں پہنچایا۔مگر اس گستاخی پر لوگوں کا ردعمل اس قدر شدید تھا کہ اس کا اس علاقہ میں رہنا، خواہ اپنے مکان ہی میں کیوں نہ ہو، نقض امن کا باعث بن گیا۔ اخبارات نے اس کے گستاخانہ دعویٰ کو خوب اچھالا۔اسے پولیس کی حفاظت میں Spaxton منتقل کردیا گیا جو اس مذہبی تنظیم کا صدر مقام تھا۔

پگٹ کی اس گستاخانہ شوخی کی اطلاع امام آخر زمان، امام مہدی و مسیح موعود سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ تک بھی پہنچی۔ حضور علیہ السلام نے اس گستاخی کی اطلاع پاتے ہی پگٹ کو ایک پیغام تحریر کروایا جس میں اسے متنبہ کیا کہ ایسا شوخ دعویٰ انسان کو زیب نہیں دیتا۔لہٰذا اُسے چاہیئے کہ آئندہ ایسے دعویٰ سے مجتنب رہے بصورت دیگر وہ نیست و نابود ہوجائے گا۔ یہ اشتہار اسے نومبر 1902ء میں بھیجا گیا۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ یہ اشتہار اسے کب موصول ہوا مگر تحقیق سے ثابت ہے کہ یہ اشتہار اسے مل گیا تھا۔

ڈاکٹر جوشوا شویذو (Dr Joshua J Schwieso) ایک ماہر عمرانیات ہیں اور University of West of England میں عمرانیات کے لیکچرار ہیں۔ انہوں نے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کے لئے اس تنظیم یعنی Agapemone کو بطور موضوع منتخب کیا اور اس پر انتہائی ٹھوس تحقیق کی۔ ان کی تحقیق سے قبل جو کچھ بھی اس تنظیم کے بارہ میں لکھا گیا وہ اگرچہ اچھا تحقیقی کام تھا مگر اس میں افسانویت کی ملاوٹ بھی تھی۔ اخبارات نے ہمیشہ اس بے راہ روی کے شکار گروہ کے متعلق کہانیوں کو سنسنی خیز سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ جہاں حقائق بیان بھی ہوئے تو ان پر حاشیہ آرائی ایسی کی گئی کہ اصل داستان اور زیب داستان میں تمیز کرنا محال ہو گیا۔ پھر اس موضوع پر جو کتب لکھی گئیں وہ کسی علمی یا نفسیاتی نقطہ نظر سے زیادہ کاروباری(commercial) نقطہ نظر سے لکھی گئیں، اور یوں ان میں بھی اس تنظیم کی جنسیات کو سنسنی خیز انداز میں موضوع بحث بنایا جاتا رہا۔اس سلسلہ میں دو اہم تحریرات جو منظر عام پر آئیں ان میں سے ایک(Charles Mander) کی کتاب The Reverend Prince and His Abode of Love تھی۔ جبکہ اس سلسلہ کی دوسری اہم کتاب Donald McCormick کی The Temple of Love ہے۔ خود پگٹ کی نواسی Kate Barlow کی اپنی کتاب ذاتی یادداشتوں کا مجموعہ ہونے کے باعث ایک اہم حوالہ تو ہے مگر اسے علمی یا تحقیقی کام کہنا بہت درست نہ ہوگا۔ ڈاکٹر شویذو کا مقالہ ان تمام تحریرات میں اس لحاظ سے منفرد مقام رکھتا ہے کہ وہ خالص تحقیق پر مبنی ہے اور اس مقالہ پر محقق کو University of Reading کی طرف سے Ph.D کی ڈگری دی گئی۔ان کے مقالہ کا عنوان تھا:

Deluded Inmates, Frantic Ravers and Communists:
(A Sociological Study of the Agapemone, a sect of Victorian Apocalypitc Milleniars)

اس مقالہ میں مصنف نے بڑے واضح الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ:

”ایگاپامنی کی ہندوستان میں سرگرمیوں کے آثار 1902ء میں نظر آتے ہیں......اسی سال ہندوستان میں مسیحیت کے ایک اور دعویدار، مرزا غلام احمد، رئیس قادیان، پنجاب نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں پگٹ کو متنبہ کیا کہ......اگر وہ دعویٰ خدائی سے باز نہ رہا تو وہ جلد نیست و نابود ہوجائے گا۔“

(Deluded Inmates, Frantic Ravers and Communists: *A Sociological Study of the Agapemone, a sect of Victorian Apocalypitc Milleniars-p171)*

یہ اشتہار امریکہ اور یورپ کے اخبارات میں بغرض اشاعت ارسال کیا گیا اور مغربی اخبارات نے بھی اسے شائع کیا۔ چونکہ پگٹ کے لئے بیرونی دنیا سے رابطہ کے لئے بڑا ذریعہ اخبارات تھے، لہذا یہ امر محال نظر آتا ہے کہ وہ اس اشتہار سے آگاہ نہ ہوا ہو۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامات اور رؤیا وکشوف کے مجموعہ پر مشتمل کتاب ’تذکرہ‘ میں پگٹ سے متعلق ایک اور پیشگوئی، جو الہامی ہے اور خدا کی طرف سے ہے، کچھ اس طرح درج ہے:

”20 نومبر 1902ء بروز پنجشنبہ:

پگٹ کے متعلق دعا اور توجہ کرنے سے حضرت اقدسؑ نے رویا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جن پر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔ پھر الہام ہوا: وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ اِنَّھُمْ لَا یُحْسِنُوْنَ۔

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے یا آئندہ توبہ نہ کریں گے۔ اور یہ معنے بھی اس کے ہیں لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔ اور یہ مطلب بھی اس سے ہے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اَللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا جاوے۔“

(تذکرہ، صفحات 361-360، ایڈیشن ششم، مطبوعہ قادیان 2006ء، بحوالہ البدر جلد 1 نمبر 5,6 مورخہ 28 نومبر و 5 دسمبر 1902 صفحہ 46، الحکم، جلد 6 نمبر 42 مورخہ 24 نومبر 1902ء صفحہ 6)

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، اس واقعہ کا فوری ردعمل تو عامۃ الناس کی طرف سے بھی پتھراؤ گھیراؤ کی شکل میں سامنے آگیا تھا اور یہ کہ لندن میں رہنا اس کے لئے اس قدر دشوار ہوا کہ اسے مغربی انگلستان کے ایک قصبہ Spaxton منتقل ہونا پڑا۔ لندن میں ہونے والے مظاہروں کو دیکھ کر پولیس نے اسے یہ کہہ کر لندن بدر کیا کہ اگر دوبارہ نقض امن کی یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے تو پولیس اسے گرفتار کرلے گی اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے گی جو اس کیلئے شدید ندامت اور خفت کا باعث ہوگی۔ یوں پولیس کے اس انتباہ کے بعد وہ Spaxton منتقل ہوگیا جہاں ایگاپامنی کے بانی ہنری پرنس نے ایک وسیع وعریض رقبہ پر اپنا ایک گرجا اور محل سرا کی طرز پر ایک مکان تعمیر کروایا تھا جس سے ملحقہ کچھ مکانات تھے جو دفاتر اور پیروکاروں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔اس پوری کالونی کا نام Agapemone یعنی Abode of Love تھا۔ یہ سب کچھ ایک چاردیواری کے اندر تھا۔ شہری آبادی سے بہت دور ایک چھوٹے سے گاؤں میں اونچی اونچی فصیلوں میں پوشیدہ یہ مکان پگٹ کو محفوظ ترین ٹھکانا محسوس ہوا۔

یاد رہے کہ اس کالونی میں، جس کا نام Abode of Love (خانۂ محبت تھا)، میں محبت سے مراد ہر طرح کی جنسی آزادی تھی۔ محققین کے مطابق اس کے ماننے والے جنسی طور پر ناآسودہ اور نفسیاتی الجھنوں اور کج روی کے شکار لوگ تھے۔ باقی کی تمام عمر پگٹ نے تمام دنیا سے کٹ کر یہیں بسر کی۔ کبھی کبھی وہ ملک سے باہر بھی چلا جاتا مگر لوٹ کر آتا تو پھر اسی محل سرا میں خود کو بند کر لیتا، جس کے اندر کسی غیر متعلقہ شخص کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ ملازمین جب کبھی اشیاء خورد ونوش خریدنے کی غرض سے باہر گاؤں کے بازار تک جاتے تو اخباری نمائندے انہیں گھیرنے کی کوشش کرتے کہ شاید اس پراسرار محل سرا کے اندر ہونے والی عیاشیوں کی کوئی خبر ملے تو اسے اخبارات بیچنے کے لئے استعمال کیا جائے۔ اسی وجہ سے ملازمین کا باہر جانا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ یوں پگٹ اس چند ایکڑ کی کالونی میں محدود ہو کر رہ گیا۔ اس کی زندگی اور اس کی ذہنی حالت پر تحقیق کرنے والوں نے لکھا ہے کہ یہاں منتقل ہونے کے بعد
:

The flamboyant Messiah of Clapton became the quiet, gentle pastor at paxton.
(The Temple of Love by Donal McCormick -p97)

مزید یہ بھی لکھا ہے کہ:

Smyth-Pigott had learned his

lesson at Clapton that the opinion of the outside world still counted and he had no desire to face in Somersetshire the kind of demonstrations he had endured in London.....When (he) drove through the village he adopted the worldly role of a benign squire rather than that of the Messiah.

(The Temple of Love by Donal McCormick- p 95)

پگٹ کے خطبات، ذاتی ڈائریاں اور خطوط وغیرہ بہت بڑی تعداد میں دوران تحقیق نظر سے گزرے۔ یہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دستاویزات Hackney Archive Centre میں دستیاب ہوئے اور بہت سا مواد پگٹ کی نواسی Ms Ann Buckley کی ذاتی لائبیریری میں میسر آیا۔ پھر اس دور کے تمام اخبارات جو Spaxton اور اس کے مضافات سے شائع ہوتے تھے، انہیں Somerset Archive Centre میں دیکھنے کا موقع ملا۔ تمام شواہد سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ نومبر 1902ء کے بعد اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں یعنی 1908ء تک کبھی دوبارہ خدا ہونے کا دعویٰ نہ دہرایا۔

پگٹ کے ہاں اولاد ہوئی تو اس نے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بچوں کا مقامی رجسٹرار کے دفتر میں اندراج کروایا۔ اس اہم سرکاری دستاویز میں اس کا پیشہ یا شغل یا منصب پوچھا گیا تو اس نے Priest in Holy Orders لکھوایا۔ اس کے بچے کی ولادت 1905ء میں ہوئی۔ یہ وہی پیشہ یا منصب ہے جو اس نے اپنے دعویٰ سے قبل 1899ء میں شادی کے اندراج کے وقت لکھوایا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں دعوئ خدائی نہیں دہرایا۔

اس کی ذاتی بائبل میں کہیں کوئی ایسا نوٹ نہیں جہاں اس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے David کو ایک بائبل کا نسخہ تحفہ میں دیا تو اس کے اندر لکھا:

To my first born son, David
from your father
who says with you
"Our Father, Which art in Heaven"

اس تحریر سے بھی واضح ہے کہ وہ خود کو خدا سے الگ وجود خیال کرتا رہا۔

اس کے کمرے میں آویزاں رہنے والی ایک لاطینی عبارت آج بھی اس کے ذاتی سامان میں محفوظ ہے جو درج ذیل ہے۔

Homo Sum. Humani Nihil A Me Alienum Puto.

اس عبارت کا ترجمہ بزبان انگریزی خود اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا، اس تحریر کی پشت پر درج ہے:

"I am a Man.Nothing akin to Humanity do I consider alien to me"

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پروگرام ''راہِ ہُدیٰ'' میں جب پگٹ سے متعلق پیشگوئی سے متعلق پروگرام کیا گیا تو اس سلسلہ میں خاکسار نے ڈاکٹر جوشوا شویذو سے ملاقات کی اور ان کا انٹرویو پروگرام میں بھی شامل کیا۔ انہوں نے بھی اپنی تحقیق کی روشنی میں بتایا کہ پگٹ نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس دعویٰ سے مجتنب رہا۔ ڈاکٹر جوشوا کا یہ انٹرویو 23 جنوری 2011ء کو نشر ہونے والے ''راہِ ہُدیٰ'' میں شامل کیا گیا تھا۔

(قارئین www.youtube.com/rahehudaarchives1 پر جا کر smyth-pigott کے نام سے تلاش کریں تو یہ انٹرویو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔)

اسی طرح ایک اور مؤرخ جن سے ہمیں بات کرنے کا موقع ملا ان کا نام ہے Dr Nick Barratt۔ موصوف ایک مؤرخ ہیں۔ شخصیات اور ان کے رہن سہن پر تحقیق کرنا ان کا خاص میدان ہے۔ وہ بی بی سی پر تاریخی نوعیت کے پروگرام بھی پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے پگٹ پر خاصی تفصیل سے تحقیق کر رکھی ہے۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی بتایا کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر لوگوں کا ردعمل دیکھ کر یا معلوم نہیں کس وجہ سے اس نے اپنے دعویٰ کو downgrade کر لیا اور پھر محض ایک مسیحا ہونے کا دعویدار رہا۔ (یہ انٹرویو بھی مذکورہ بالا طریق سے ملاحظہ ہو سکتا ہے)۔

یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو انتباہ اسے بھجوایا تھا اس میں آخر پر اپنے اسم گرامی کے ساتھ The Prophet تحریر فرما کر اسے بڑے واضح لفظوں میں اپنا دعویٰ بتا دیا تھا۔ حضورؑ کا یہ دعویٰ تا دم وصال برقرار رہا اور آج بھی آپؑ کی جماعت آپؑ کو اللہ کے ایک نبی کے طور پر مانتی ہے اور دنیا بھر میں آپؑ کے اسی منصب کو متعارف کرواتی ہے۔

معترضین جب اعتراض کرتے ہیں تو خدا کی شان میں گستاخی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہاں مقابلہ شرک کی بدترین شکل یعنی خود کو خدا کہنے والے ایک شخص کا ایک ایسے شخص سے ہو رہا ہے جو کلمہ گو مسلمان ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپؐ کے دین کے اصل مقصد یعنی قیام توحید باری تعالیٰ کے لئے کوشاں ہے۔ کس قدر افسوس اور حیرت کی بات ہے کہ بانیٔ جماعت علیہ السلام کی اندھی مخالفت میں معترضین یہ کہتے ہیں کہ خدائی کا دعویدار جیت گیا اور اسلام کے نام پر، پیغمبر اسلامؐ کے نام پر اس کے مدمقابل کو معاذ اللہ شکست ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اس اعتراض کی بنیاد اس بات کو بنایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب (علیہ السلام) تو 1908ء میں وفات پا گئے جبکہ پگٹ 1927ء تک زندہ رہا۔ یہ حسن ظن رکھتے ہوئے کہ اس اعتراض کی بنیاد ایک غلط فہمی ہے، آیئے اس غلط فہمی کا جائزہ لیتے ہیں۔ جو اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پگٹ کو ارسال کیا تھا اور مغربی اخبارات کو بغرض اشاعت بھجوایا تھا، اس میں بڑے واضح لفظوں میں لکھا تھا کہ اگر وہ اپنے گستاخانہ دعویٰ سے باز نہ آیا تو وہ جلد نیست و نابود کر دیا جائے گا، یہ بھی ممکن ہے کہ میری زندگی میں ہی۔

اصل انگریزی عبارت کے الفاظ یوں ہیں:

I therefore warn him through this notice that if he does not repent of this irreverent claim, he shall be soon annihilited, even in my lifetime.

یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ پگٹ نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں دوبارہ اس دعویٰ کو کبھی نہ دہرایا اور یوں، سنت اللہ کے مطابق وہ اس عذاب سے محفوظ رہا جو اس پر اس گستاخی کو دہرانے کے نتیجہ میں پڑ سکتا تھا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک اور موقع پر اس نے اپنا یہ دعویٰ دہرایا۔ یہ بات ہے 1909ء کی یعنی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے وصال کے قریباً ایک سال بعد۔ ہوا یوں کہ پگٹ نے خود کو اپنی محل سرا کی چار دیواری میں محصور کر لیا تو اس کے اندر جو چاہتا کرتا۔ وہ اپنی عیش پرست طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر بہت سی دوشیزاؤں کو soul brides یعنی روحانی دلہنیں بنا کر ان کے ساتھ رہتا۔ ان خواتین میں سے ایک Ruth Preece نامی خاتون بھی تھی جسے اس نے chief soul bride کا مقام دے رکھا تھا۔ پگٹ اگرچہ شادی شدہ تھا، مگر وہ اپنی بیوی کی بجائے رتھ پریس کے ساتھ رہتا۔ پگٹ کے تینوں بچے اسی خاتون سے ہوئے۔ جب اس ناجائز اولاد کا اندراج کروانے کے لئے پگٹ نے Somerset کے مقامی رجسٹرار کو بلوایا تو یہ خبر باہر نکلی۔ ماں کے نام میں پگٹ کی بیوی کے نام کی بجائے کسی اور عورت کا نام درج کروایا گیا تو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ پگٹ چرچ آف انگلینڈ میں ایک پادری کے طور پر رجسٹرڈ تھا۔ یوں ایک غیر خاتون کے ساتھ بغیر شادی کے رہنے، اس سے جنسی تعلقات قائم کرنے اور اس سے بچے پیدا کرنے کی پاداش میں چرچ آف انگلینڈ کی Diocese نے اسے پادری کے عہدہ سے برخاست کر دیا۔ کسی پادری کے لئے، اور وہ بھی بلند بانگ شوخ دعووں والے پادری کے لئے اس سے بڑی ذلت کیا ہو سکتی تھی؟ اس ذلت آمیز فیصلہ سے اسے اس قدر شدید دھچکا لگا کہ اس نے اپنی خفت اور شرمندگی کو چھپانے اور اپنے ماننے والوں کی سوالیہ نظروں کا سامنا کرنے کے لئے ایک مرتبہ پھر کہا: ''مجھے اس فیصلہ کی کوئی پرواہ نہیں، میں تو خدا ہوں!!''

اس دعویٰ کے ساتھ ہی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو 'تذکرۃ' میں درج ہے جو کسی انسان کے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ کی تفہیم حضرت مسیح موعودؑ کو یہ ہوئی تھی کہ وہ توبہ نہیں کرے گا اور یہ کہ انجام اچھا نہیں ہوگا۔ پس جب اس نے یہ دعویٰ دہرایا ہے تو یہیں سے اس کی ذلت اور رسوائی کا آغاز ہوا۔ اخبارات اس کے ناجائز تعلقات اور اس کی ولد الحرام اولاد کے قصوں کو خوب اچھالتے رہے۔ Somerset Archive Centre میں اس دور کے اخبارات اس کی ذلت اور رسوائی کے قصوں سے بھرے پڑے ہیں۔ شاید ہی کوئی اخبار اس علاقہ کا ایسا ہو جس نے اس کے منہ پر کالک ملنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو مزید مقفل کر لیا۔ اس کی ذہنی حالت بگڑنے لگی۔ ایسے میں اس کی محبوب ترین خاتون رتھ پریس بھی اس سے تعلقات قطع کر کے اس کالونی کو خیر باد کہہ گئی۔ رُتھ کے جانے کی وجہ Donald McCormick نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

It was a slow process, brought about principally through a disintegration of his character

(The Temple of Love by Donald McCormick, Page 112, 1962, The Citadel Press, New York)

اسی کتاب کے صفحہ 149 پر مصنف نے پگٹ کے ذہنی توازن کے بگڑ جانے کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کس طرح اس کی گفتگو بے ربط اور خیالات غیر متوازن ہوتے چلے گئے۔ دیکھنے والوں کو محسوس ہوتا کہ وہ عدم اعتماد کا شکار ہو گیا ہے۔ بعض مقلدین نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اسے فوری طور پر معزول کیا جائے ورنہ پوری کمیونٹی نقصان اٹھائے گی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے مطلق العنان ہونے کے باعث اسے معزول تو نہ کیا جا سکا مگر اس کی وفات تک کا عرصہ خود اس نے بوکھلاہٹ اور تشویش جبکہ اس کے پیروکاروں نے اکتاہٹ اور بیزاری میں بسر کیا۔ اس کے گرد نام نہاد پیروکاروں کا مجمع رفتہ رفتہ اسے خیر باد کہنے لگا۔

پگٹ نے اس دعویٰ کو دہرانے کے بعد اپنی وفات یعنی 1927ء تک کا عرصہ بظاہر ایک بادشاہ کے طور پر بسر کیا، مگر درحقیقت یہ زمانہ شدید ذہنی، روحانی، جسمانی اور معاشرتی بحران کا زمانہ تھا۔ محققین اس کی اس حالت کو عبرتناک قرار دیتے ہیں۔ اس کی وفات کے بعد اسے اسی کے گرجا کے اندر دفن کر دیا گیا۔ Spaxton میں موجود یہ گرجا اب فروخت کیا جا چکا ہے اور رہائشی مکان کے طور پر ایک انگریز فیملی کے زیر استعمال ہے۔ Spaxton جا کر جب اس گرجا اور کالونی کی باقیات کو دیکھا تو اندازہ ہوا کہ اس شخص کا انجام کس قدر عبرتناک ہوا۔ ایک بھی شخص اس کا نام لیوا

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

اظہار تشکر

قسط: سوئم

محمد عمر۔نائب ناظر اعلیٰ قادیان

شنکرن کوئلی (تامل ناڈو) میں جماعت کا قیام

۱۹۶۸ء مارچ میں کرونا گپلی (کیرلہ) میں سہ روزہ صوبائی احمدیہ کانفرنس کے بعد شنکرن کوئلی کے دو تعلیم یافتہ زیر تبلیغ افراد مکرم محمد اسماعیل صاحب اور مکرم عبد الجبار صاحب مجھ سے ملے اور کہا کہ شنکرن کوئلی کے پیش امام ہمارے احمدیت سے متاثر ہونے کی وجہ سے بہت برہم اور نالاں ہیں۔ وہ ہم سے احمدیت کے بارے میں گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔ اُن کا کہنا ہے کہ عربی دان مبلغ لے آئیں بلکہ اس کے لئے وہ اصرار کرتے ہیں۔

لہٰذا اس کانفرنس میں شریک مبلغین کو اُنہوں نے دعوت دی کہ شنکرن کوئلی آکر پیش امام صاحب سے بات چیت کریں۔ چنانچہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم مبلغ انچارج ممبئی محترم مولانا محمد ابو الوفا صاحب مرحوم مبلغ انچارج کیرلہ۔ محترم صدیق امیر علی صاحب مرحوم صوبائی امیر کیرلہ۔ مکرم محی الدین صاحب صدر جماعت مدراس مرحوم اور خاکسار محمد عمر پر مشتمل وفد کرونا پگلی سے روانہ ہوکر شام کے وقت شنکرن کوئلی میں پہنچا۔ فوراً مذکورہ دونوں زیر تبلیغ افراد نے بڑی مسجد میں جاکر پیش امام صاحب کو ہمارے آنے کی اطلاع دی۔ پیش امام صاحب نے نہ صرف ملنے سے انکار کیا بلکہ کسی قسم کی گفتگو کرنے سے کلیۃً منع کیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ ہم نے مکرم محمد اسماعیل صاحب کے دفتر میں رات بسر کی۔ صبح دس بجے کے بعد کئی دفعہ مختلف طریقوں سے پیغام بھیجتے رہے لیکن وہ کسی صورت میں آمادہ نہیں ہوئے۔

بالآخر ہم مایوس ہوکر واپسی کیلئے شام کے وقت ریلوے سٹیشن پہنچے۔ گاڑی آنے میں دو گھنٹے کی دیر تھی۔ ہم نے پلیٹ فارم پر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھیں۔

اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک پولیس جیپ میں وہاں کے سرکل انسپکٹر آف پولیس کی قیادت میں کئی پولیس سپاہی ریلوے اسٹیشن کی طرف آرہے ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے مسلمانوں کا ایک ہجوم بھی تھا ہم پلیٹ فارم پر بیٹھے ہوئے تھے تو پولیس والوں نے ہمارا گھیراؤ کیا اور C.I نے پوچھا کہ تم لوگوں کا لیڈر کون ہے تاکہ میں اُن سے گفتگو کرسکوں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ لوگ پاکستان سے آئے ہوئے جاسوس ہیں۔ آپ لوگوں کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ اس پر محترم مولانا امینی صاحب نے کہا کہ میں ان کا لیڈر ہوں آپ کو ہمارے متعلق غلط رپورٹ ملی ہے کہ ہم پاکستانی جاسوس ہیں حالانکہ ہمارا تعلق پاکستان سے نہیں۔ ہم سب ہندوستان کے باشندے ہیں چنانچہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔

اس کے بعد محترم مولانا امینی صاحب نے انگریزی زبان میں 15-20 منٹ تک جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت عقائد جماعت احمدیہ کی عالمگیر حیثیت اور اُس کی امن پالیسی پر مشتمل نہایت پر اثر تقریر کی اور بتایا کہ ہم یہاں کے پیش امام صاحب کی خواہش پر آئے ہیں لیکن ہم سے ملنے سے انکار کرتے رہے ہیں ہم اس وقت واپس جارہے ہیں۔

اس طرح وہاں موجود سینکڑوں مسلمانوں کو پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ اگر شنکرن کوئلی ہم پیسہ خرچ کرکے جلسہ عام کرتے تو اتنی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ یہاں پولیس کی موجودگی میں مولانا صاحب کی تقریر بالکل خاموشی سے لوگ سنتے رہے۔ کسی کو چوں چرا کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ مولانا صاحب کی تقریر ختم ہونے پر C.I ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ لوگوں کے متعلق غلط رپورٹ ملی ہے۔ آپ لوگ بالکل آزادانہ طور پر اپنی تبلیغی مہم جاری کرسکتے ہیں۔

یہ کہہ کر پولیس والے واپس چلے گئے احمدیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال کر جیل خانہ میں لے جائے جانے کا نظارہ دیکھنے کے شوقین نہایت مایوس ہوکر منہ لٹکائے چلے گئے۔

یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر مکرم محمد اسماعیل صاحب وہاں نہیں گئے۔ نہایت جوش و جذبہ کے ساتھ مجھے لپٹ گئے اور کہا کہ صداقت مسیح موعود پر ہمیں اس سے زیادہ نشان کی ضرورت نہیں۔ میں اب اسی وقت بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے میں وہاں پر موجود چار زیر تبلیغ افراد نے بھی بیعت کی خواہش کی اس طرح اُسی وقت بیعت فارم پر کئے گئے اور وہاں جماعت کی تشکیل دی گئی۔

اس وقت خدا کے فضل سے شنکرن کوئلی میں ایک مضبوط اور فعال جماعت سرگرم عمل ہے۔ ان کی اپنی ایک مسجد اور مشن ہاؤس بھی ہے۔

ایک مولانا کی ذلت:

جب خاکسار مدراس میں بطور مبلغ انچارج متعین تھا کہ وہاں کے محلّہ پودو پیٹھ کی بی مسجد کے پیش امام صاحب نے مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مدراس سے خواہش کی کہ وہ عقائد احمدیت پر تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ جاننے کے بعد خاکسار نے مکرم صدر صاحب کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں تیار ہوں۔ آپ جہاں اور جب چاہیں مجھے گفتگو کے لئے بلالیں۔

اس پر فیصلہ ہوا کہ مکرم صدر صاحب کے مکان میں عصر کی نماز کے بعد گفتگو کریں گے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر موصوف تشریف لے آئے۔ اُس وقت مکرم صدر صاحب کے علاوہ مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ میلا پالم بھی موجود تھے۔ حیات و وفات مسیح ۔ ختم نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اڑھائی گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی۔ خدا کے فضل سے گفتگو کے ہر مرحلہ پر مولانا صاحب ہمارے دلائل کے سامنے بالکل ساکت وصامت ہوتے رہے۔

دوران گفتگو اُنہوں نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا کہ چونکہ آپ قادیانی لوگ ہمیشہ ان ہی مسائل میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ہمیں ان باتوں کے بارے میں الجھنے کی فرصت کہاں؟ اس طرح کہہ کر وہ گفتگو سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے۔

بالآخر خاکسار نے اُن سے کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ من لم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ جاھلۃ جو اپنے زمانہ کے امام کو پہچانتا نہیں وہ جہلیت کی موت مرتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمت محمدیہ میں کوئی زمانہ بھی امام سے خالی نہیں رہتا۔ آپ بتائیں کہ اس زمانہ کا امام کون ہے اُس وقت فوراً وہ کہہ اُٹھے کہ میں ہوں۔ جب میں نمازوں کیلئے اور دیگر کاموں کیلئے لوگوں کو بلاتا ہوں تو فوراً حاضر ہوجاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں پودو پیٹھ کے امام کی بات نہیں کہہ رہا ہوں۔ امام الزماں کی بات کہہ رہا ہوں تو وہ بڑے غصہ سے کہنے لگے کہ جو بھی ہو میں امام الزماں ہوں۔

میں نے مولانا صاحب کی گفتگو کا طرز دیکھ کر کہا ہم یہیں پر گفتگو ختم کرتے ہیں اور فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں اس کے ساتھ ہی ہم علیک سلیک کہہ کر وہاں سے رخصت ہوئے۔

اس کے کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ جس بڑی مسجد میں موصوف امامت کررہے تھے اس کے اندر ایک لڑکے سے بدفعلی کرتے ہوئے پکڑے گئے اور لوگوں نے غصہ میں آکر اُن کو مارا پیٹا اور ان کے اثاثہ کو مسجد سے باہر پھینک کر اُنہیں دھکہ دیکر مسجد سے باہر کردیا۔

اس طرح وہ بہت بے عزتی کے ساتھ وہاں سے نکلے جس کے بعد خاکسار کے مدراس چھوڑ آنے تک موصوف کے بارے کوئی پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا آزمودہ روحانی نسخہ:

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کے حادثہ کے بعد خاکسار کی اہلیہ ذہنی طور پر اتنی پریشان ہوتی رہی کہ جب بھی کسی چیز کے گرنے کی آواز پہنچی ہے تو فوراً بے ہوش ہوکر گر جایا کرتی تھیں اس کے لئے کافی علاج معالجہ کیا گیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا بالآخر 1969ء میں جب خاکسار جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ربوہ پہنچا تو اس بات کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں عرض کیا۔ اس پر حضور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے کہ اسی وقت اپنے بیوی کو خط لکھیں کہ اس کیلئے ایک ہی روحانی علاج ہے کہ بار بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتی رہا کریں۔ چنانچہ خاکسار نے اسی وقت ربوہ سے اپنی اہلیہ کو خط لکھا اور حضور اقدس کی ہدایت سے آگاہ کیا۔ موصوفہ اس کے بعد بار بار یہ ورد کرتی رہیں۔ اب 1968 سے لیکر 2011ء تک کبھی بھی بے ہوشی کی یہ بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اس کے بعد خاکسار نے یہ نسخہ کئی احباب کو بتا کر ان کا علاج کرواتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا آزمودہ روحانی نسخہ:

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کے حادثہ کے بعد خاکسار کی اہلیہ ذہنی طور پر اتنی پریشان ہوتی رہی کہ جب بھی کسی چیز کے گرنے کی آواز پہنچی ہے تو فوراً بے ہوش ہوکر گر جایا کرتی تھیں اس کے لئے کافی علاج معالجہ کیا گیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا بالآخر 1969ء میں جب خاکسار جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ربوہ پہنچا تو اس بات کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں عرض کی تو حضور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمانے لگے کہ اسی وقت اپنے بیوی کو خط لکھیں کہ اس کیلئے ایک ہی روحانی علاج ہے کہ بار بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتی رہا کریں۔ چنانچہ خاکسار نے اسی وقت ربوہ سے اپنی اہلیہ کو خط لکھا اور حضور اقدس کی ہدایت سے آگاہ کیا۔ موصوفہ اس کے بعد بار بار یہ ورد کرتی رہیں۔ اب 1968 سے لیکر 2011ء تک کبھی بھی بے ہوشی کی یہ بیماری لاحق نہیں ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اس کے بعد خاکسار نے یہ نسخہ کئی احباب کو بتا کر ان کو علاج کرواتا رہا۔

فلسطین میں تقرر:

1991ء ستمبر میں خاکسار کا تقرر فلسطین میں بطور مبلغ انچارج ہوا۔ خاکسار بمع اہلیہ ممبئی سے فلسطین کیلئے روانہ ہوا۔ واقعی ہم دونوں بہت خوفزدہ تھے اس لئے کہ یہ بات عام طور پر سامنے آتی رہی کہ عرب والے اجنبیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ عرب کا تمدن، زبان، خوراک وغیرہ اجنبیوں سے مختلف ہیں اور ہمیں پتہ نہیں کہ ہمارے ساتھ کس قسم کا سلوک ہوگا۔

بہرحال خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے ہم اسرائیل سٹیٹ کے دارالخلافہ تل ابیب کیلئے روانہ ہوئے۔ دوسرے دن صبح وہاں کے وقت کے مطابق گیارہ بجے طیرانگاہ پر پہنچے۔ وہاں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ہمیں لینے کیلئے بہت سارے احباب و خواتین تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے پُرمسرت چہرہ کے ساتھ خاکسار سے معانقہ کیا اور اپنے طریق کار کے مطابق پیشانی پر

بوسہ دیتے رہے۔یہی حال عورتوں کی طرف سے میری اہلیہ کے ساتھ بھی ہوا۔

اِس کیفیت نے ہمارے خوف و ہراس کو ہلکا کردیا۔ ۱۱ مہینے ہم کبابیر میں رہے۔ ہمارے ساتھ ہر مردوزن نے نہایت پیار و محبت اور خلوص کا برتاؤ کیا۔ ہماری معمولی معمولی ضرورت کا بھی خیال رکھتے رہے

تل ابیب ایئرپورٹ سے ہمارے مشن کا فاصلہ 150 میل ہے۔اس سفر کے دوران دور ہی سے ہماری مسجد کا نہایت خوبصورت اور پروقار منظر نظر آتا تھا۔کبابیر جماعت میں تعمیر شدہ مسجد نہایت خوبصورت ہے۔اس کا نام مسجد محمود رکھا گیا۔اس مسجد میں ملحق مشن ہاؤس کا دفتر نہایت وسیع و عریض لائبریری اور نہایت خوبصورت نمائش گاہ وغیرہ بنی ہوئی تھیں۔ حکومت اسرائیل سٹیٹ کی طرف سے طبع شدہ گائیڈ بک میں تین صفحات پر مشتمل جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کا تعارف مسجد مشن ہاؤس، لائبریری، نمائش گاہ وغیرہ کی نہایت خوبصورت رنگین تصاویر طبع ہوئی تھیں۔اس وجہ سے جب بھی اسرائیل سٹیٹ دیکھنے کیلئے سیاح آتے تھے تو ہماری مسجد وغیرہ دیکھنے کیلئے ضرور آتے تھے۔ اس طرح تبلیغ کے بہت مواقع میسر آتے رہے۔

خداتعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو اور اہلیہ کو یروشلم کی مسجد اقصیٰ، گنبد صخراء وغیرہ مقامات مقدسہ کی زیارت اور ان میں نوافل ادا کرنے کی توفیق ملی۔جس کا مختصر حال درج ذیل ہے۔مورخہ 23 مارچ 1999ء کو خاکسار مع اہلیہ اور محترم محمد شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کبابیر حالیہ امیر جماعت کبابیر اور دیگر رفقا کے ہمراہ کبابیر سے صبح ۶ بجے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ایک سو ساٹھ کلومیٹر مسافت طے کر کے ۸ بجے یروشلم پہنچے۔

قدیم و جدید عمارتوں پر مشتمل یہ خوبصورت شہر قدیم و جدید تمدن و تہذیب کا مشترکہ منظر پیش کر رہا تھا۔ یروشلم چاروں طرف جبل الزیت Mount Olive پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس پہاڑی کے اُوپر چڑھ کر حضرت یسوع مسیح علیہ السلام اپنے مشرقی ممالک کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔اُس وقت اُن کے حواریوں نے یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ یسوع مسیح اس پہاڑ کے اُوپر چڑھ کر آسمان کی طرف اُڑ گئے تھے۔ اُس پہاڑی کے اُوپر ایک بہت بڑا چرچ بنا ہوا ہے۔ اِس پہاڑی سلسلہ میں بہت چوڑی سڑک اور کئی منزلہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے اوپر سے یروشلم شہر کا نظارہ خاص کر بیت المقدس کا منظر نہایت خوبصورت اور پُر کیف ہے۔

اس کے بعد ہم نیچے اُترے اور بیت المقدس کی عالی شان اور تاریخی عمارت میں گئے۔ اس کو قبۃ الصخراء Dome of Rock کہتے ہیں۔ اس عمارت کے اندر ایک بہت بڑی چٹان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف میں اسی چٹان کے اُوپر سے ہو کر آسمان کی روحانی سیر فرمائی تھی۔ یہ سلاخوں میں محفوظ کی گئی چٹان اسی بیت المقدس کے اندر ہے۔ جہاں لوگ نمازیں پڑھتے دکھائی دیئے۔اس چٹان کے جانب میں ایک غار نما ہال ہے۔ہم سب اُس میں گئے اور دو دو رکعت نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد ہم اُس چرچ میں گئے جس میں وہ مقام تھا جہاں حضرت یسوع مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اِس جگہ بہت بڑی صلیب بنی ہوئی ہے۔اس کے قریب ہی سنگ مرمر کا ایک تختہ ہے۔ جہاں مسیح ناصری کو صلیب پر سے اُتار کر تھوڑی دیر کیلئے رکھا گیا تھا۔اس کے بعد کچھ فاصلہ پر اُس قبر نما کمرے کی زیارت کی جہاں صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد تین دن رات آپ کو علاج کیلئے رکھا گیا تھا۔ اور اُس پتھر کا حصہ بھی رکھا گیا تھا جو اُس کمرے کے دہانے پر اُس وقت رکھا گیا تھا۔اس کے بعد اُس مقام میں گئے جہاں مسیح ناصری کے زمانہ میں ایک زانیہ عورت پر پتھر پھینکنے کیلئے تمام لوگ جمع تھے۔اور اُس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جس نے اپنی زندگی میں کوئی گناہ نہ کیا ہو وہ پہلا پتھر پھینکے۔اس پر سب لوگ تتر بتر ہو گئے تھے۔

اس کے بعد ہم دیوار گریہ کی طرف گئے جہاں اب بھی سینکڑوں یہودی جمع تھے۔اور ہاتھ میں بائبل پکڑ کر دیوار پر سر مار کر رو رہے تھے اور دُعائیں کر رہے تھے۔ یہ لوگ سالہا سال سے اپنے موعود مسیح کے انتظار میں ہر روز اس طرح دُعائیں کرتے ہیں۔

یروشلم کے چند میل کے فاصلہ پر بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔ پیدائش کے مقام کے اُوپر بہت بڑا چرچ بنا ہوا ہے۔ یہ چرچ بہت اُونچے مقام میں ایک بہت وسیع علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔اس چرچ کے اندر ہی یسوع مسیح کی پیدائش کا کمرہ اور غسلخانہ وغیرہ ایک غار نما ہال میں بنے ہوئے ہیں۔ہم اُس کے اندر گئے جہاں پیدائش کے مقام پر معبد بنایا گیا تھا۔

ناصریت Nasreth

اسی طرح ہم ناصریت کی زیارت کیلئے گئے۔ اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو مسیح ناصری اور عیسائیوں کو نصاریٰ کہا جاتا ہے۔سب سے پہلے ہم وہاں کے عظیم الشان چرچ میں گئے جس کا نام کنیسۃ البشارت ہے کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ حضرت مریم علیہا السلام کو فرشتوں نے آکر مسیح کی بشارت دی تھی جس کا ذکر قرآن مجید میں سورۃ مریم کے دوسرے رکوع میں درج ہے۔ بشارت ملنے کے بعد حضرت مریم علیہا السلام بیت اللحم میں چلی گئیں جہاں مسیح کی ولادت ہوئی تھی۔لیکن لوگوں کی مخالفت اور استہزا کی وجہ سے یوسف نجار کے ساتھ ناصریت میں دوبارہ چلی آئیں۔ اس کنیسۃُ البشارت میں حضرت یسوع مسیح کا بچپن گذرا۔کئی جگہوں کو یوسف نجار کے بڑھئی کا کام کرنے کی وجہ سے محفوظ کیا گیا ہے۔ یہاں حضرت مسیح تیس سال تک رہے۔

ناصریت کی آبادی ساٹھ ہزار کی ہے جس میں زیادہ تر عیسائی آباد ہیں۔

بحیرہ طبیریہ Lake of Tabehrias

ناصریت سے ہم بحیرہ طبریہ دیکھنے گئے۔ حضرت رسول کریم صلعم نے اِس بحیرہ ٔ طبریہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج آکر اُس کا پانی پیئے گا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

خداتعالیٰ یاجوج ماجوج کو مبعوث فرمائے گا وہ ہر اُونچے نیچے مقاموں سے چڑھائی کریں گے۔ان کا پہلا حصہ بحیرہ طبیریہ سے گزرے گا۔پھر اُس کا پانی پیئے گا اس کے بعد اس کا دوسرا حصہ وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ اس میں پہلے پانی تھا۔پھر اس کے بعد وہ جبل الخمر تک پہنچے گا اور یہ پہاڑ بیت المقدس میں ہے۔ (مسلم ترمذی)

اس حدیث میں مذکور بحیرہ طبریہ جس کا دوسرا نام بحر الجلیل بھی ہے۔ بارہ میل لمبائی پر واقع ہے۔اس کا پانی پینا ظاہری صورت میں ناممکن ہے۔ لہٰذا یہ ایک استعارہ کے رنگ میں ہے اور تعبیر طلب ہے۔حضرت ابن سیرین کی کتاب تعبیر الرویا کی رو سے پانی پینے سے مراد دنیاوی جاہ و جلال اور حکومت کا حاصل ہونا ہے۔ اِسی طرح فلسطین میں کہیں بھی کوئی پہاڑ جبل الخمر کے نام سے موجود نہیں ہے۔لہٰذا یہ بھی تعبیر طلب ہے جبل سے مراد حکومت اور خمر سے مراد ناجائز طور پر حاصل کی ہوئی چیز یا دولت ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی یہ پیشگوئی 1948ء میں یہودیوں کے فلسطین میں اسرائیل سٹیٹ کے قیام سے پوری ہوئی۔انہوں نے بحیرہ طبریہ پر قبضہ کیا اور اسی طرح ناجائز طور پر ایک حکومت بھی فلسطین میں جہاں بیت المقدس ہے قائم کی۔

اب یہ علاقہ جو طبریہ کے کنارے پر واقع ہے ایک نہایت خوبصورت ٹورسٹ سینٹر ہے۔یعنی زائرین کیلئے دلچسپی کے تمام ذرائع موجود ہیں۔ یہ تمام علاقہ پہاڑی ہے۔ اور ان تمام مقامات میں حضرت یسوع مسیح نے دورہ فرمایا اور تبلیغ کی ان مقامات میں سے ایک کفرناحوم ہے۔ بالآخر ہم اُس مقام میں گئے جہاں صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اپنے شاگردوں سے ملے تھے اور اُن سے مچھلی اور شہد لے کر کھائے تھے اور اُنہیں اپنے ہاتھ پاؤں کے زخم دکھائے تھے۔اس مقام کا نام الطابغہ ہے جہاں ایک پرانا چرچ قائم ہے۔

الخلیل کی زیارت

مورخہ 29 اگست 1991ء کو خاکسار مع اہلیہ و چند احباب کرام الخلیل کا علاقہ جس کو عبرانی میں Hebron کہتے ہیں دیکھنے گئے۔ہم کبابیر سے یروشلم اور پھر وہاں سے 35 کیلومیٹر جنوب میں واقع الخلیل میں پہنچے اور زیارت کی۔

بحر مردار Dead Sea

وہاں سے ہم بحر مردار دیکھنے گئے۔ یروشلم کے بعد ریگستانی علاقہ شروع ہوا۔ دور دور تک بالکل ریگستان ہی کا علاقہ ہے۔نہایت خوفناک ویرانے سے دوچار ہونا پڑا۔اس بھیانک ویرانے میں ہماری موٹر کار بالکل ایک نقطہ معلوم ہو رہی تھی۔ ہماری موٹر کار اونچے نیچے ریتیلے ٹیلوں سے ہچکولے کھاتی ہوئی اور خطرناک وادیوں سے گذرتی ہوئی جا رہی تھی تو اُس ویرانے میں ایک مسجد نما بڑی عمارت نظر آئی۔ہم اُس کے اندر گئے تو ایک ملاں ظہر کی اذان دے رہے تھے۔ اُسی نے نماز پڑھائی۔ اقتداء میں صرف ایک زائر پیچھے کھڑا تھا۔کسی اور نمازی کے وہاں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اُس مقام کا نام مقام نبی موسیٰ بتایا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گذر اِس علاقہ سے ہوا تھا۔اور وہاں اُنہوں نے کچھ عرصہ قیام فرمایا تھا۔وہیں ان کی وفات ہوئی تھی۔

اس کے بعد ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ ہماری کار پکی سڑک چھوڑ کر کچی سڑک پر چلنے لگی۔ چاروں طرف ہو کا عالم تھا بہت خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔اُس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی بیوی ہاجرہ اور ننھے منے بچے حضرت اسماعیل کو مکہ کے ریگستانی علاقہ میں تن تنہا چھوڑنے کا واقعہ یاد آیا۔وہ علاقہ بھی اسی طرح کا ریگستانی علاقہ ہی ہوگا۔ ایک عورت اور بچہ کا بالکل ویرانے میں تن تنہا رہنا کتنا خوفناک منظر پیش کر رہا ہوگا۔اسی طرح سیدنا حضرت رسول اکرم صلعم کی زندگی بھی یاد آگئی کہ آپؐ نے بھی ایسے ہی ریگستانی علاقہ میں شدید گرمی اور سردی میں زندگی گذاری ہوگی۔ اس آرام دہ اور ایئر کنڈیشن ماحول میں رہنے والا اس زمانہ کا انسان اس کا تصوّر بھی نہیں کرسکتا۔

اِس طرح مختلف تکلیف دہ اور دردناک خیالات میں کھویا ہوا ایک گھنٹہ اُس نہایت خطرناک ریگستانی وادیوں اور ریت کے ٹیلوں میں سے گذرتے ہوئے ہمیں دور سے بحر مردار نظر آیا۔اُس کے ساتھ ہی دور سے وادی قمران اور اس کے غار بھی دکھائی دیئے۔

(باقی آئندہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

دہلی میں قرآن مجید کی نمائش پر مولویوں کا احتجاج مضحکہ خیز

مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد۔قادیان

جماعت احمدیہ کی جانب سے کانسٹی ٹیوشن کلب نئی دہلی میں سہ روزہ قرآن نمائش مورخہ 23 تا25 ستمبر منعقد کی گئی۔جس کا مقصد قرآن مجید اور اسلام کی حقانیت اس کی امن بخش، روادارانہ اور صلح کل تعلیمات کو ہر مکتب فکر تک پہنچا کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت شان کا اظہار کرنا تھا،لیکن یہ بات دہلی کے چند سیاسی علماء کو گوارہ نہ تھی، بجائے اس کے کہ وہ اس نمائش کا جائزہ لیکر اس پر کوئی تبصرہ کرتے ،انہوں نے اس کے خلاف احتجاج کر کے اپنی کم مائیگی اور احساس کمتری کا مضحکہ خیز مظاہرہ کیا۔نہ خود اس روحانی مائدہ سے استفادہ کیا اور نہ ہی عام مسلمانوں کو استفادہ کرنے دیا۔الٹا جماعت احمدیہ پر وہی فرسودہ اور گھسٹے پٹے الزامات عائد کر دئے جن کے سینکڑوں مرتبہ مسکت جوابات دئے جا چکے ہیں۔ایسے ہی علماء کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا ہے کہ ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

اُردو اخبارات نے ان نام نہاد علماء کے جو بے بنیاد بیانات شائع کئے ہیں ان میں جماعت احمدیہ کے تعلق سے یہ بات کہی گئی ہے کہ قادیانی دنیا کے غلیظ اور بدترین کافر ہیں بھلا۔بتایئے! آج تک ان علماء نے کفر کے فتووں کے علاوہ کون سی اسلامی خدمت سرانجام دی ہے؟ مسلمانوں کے ہر فرقہ نے دوسرے فرقہ کے خلاف کفر کا فتوی دیا ہے ان فتاوی کفر کو دیکھ کر تو آج روئے زمین پر کوئی بھی فرقہ مسلمان نہیں رہا اگر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا جاتا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اور نہ ہی ہم ایسے کفر کے فتوی کو ذرہ بھر وقعت دیتے ہیں کیوں کہ ہمارے لئے تو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہی فتویٰ مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

”جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم ادا کرتے ہیں اس قبلہ کی طرف رخ کیا جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے پس تم اللہ کے دئے گئے ذمہ میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو“ (بخاری جلد اول باب فضل استقبال القبلہ)

دوسرا بڑا الزام بلکہ بہتان ان علماء نے یہ لگایا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتی اور آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی منکر ہے اس پر اول تو یہی کہیں گے لعنت اللہ علی الکاذبین کیوں کہ یہ ہم پر سراسر افتراء عظیم ہے جس کو دہراتے ہوئے علماء کو ذرہ بھر شرم محسوس نہیں ہوتی جب کہ بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“ (تقریر واجب الاعلان 23 اکتوبر 1891ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

”عقیدہ کی روح سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔“ (کشتی نوح صفحہ 15 سن اشاعت 1902ء)

نیز آپ نے فرمایا کہ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے جان و دل اس پر قربان ہے

اس نمائش میں چند سیاسی علماء کا شور مچانا حضرت رسول عربی ﷺ کے زمانے کی یاد دلاتا ہے کہ جب آپ ﷺ قرآن مجید کی امن بخش تعلیم کو قریش مکہ میں پہنچانا چاہتے تھے تو سرداران مکہ کی عوام الناس کو یہی نصیحت ہوتی تھی کہ جب بھی محمد (ﷺ) قرآن مجید پڑھنا شروع کریں تو شور مچاؤ اور ہنگامہ آرائی کرو تا کہ تمہارے شور اور ہنگامہ آرائی میں محمد (ﷺ) کی آواز دب جائے اور تم غالب آجاؤ۔ الیس منکم رجل رشید

تیسرا بڑا بے بنیاد بہتان ان علماء نے یہ لگایا ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن مجید کو نہیں مانتی ہے جو رسولِ عربی ﷺ کے قلبِ مطہر پر نازل ہوا بلکہ اس کے بالمقابل حضرت مرزا صاحب کے الہامات پر مشتمل کتاب ’تذکرہ‘ کو قرآن مجید کا درجہ دیتی ہے اس پر ہمارا مکرر یہی کہنا ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین ۔

لہذا عامۃ المسلمین کی تسلی کے لئے بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ایک اقتباس درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں تا کہ عوام الناس یہ فیصلہ کر سکیں کہ ان علماء نے سیدھے سادھے مسلمانوں کو راہ ہدایت سے دور رکھنے کے لئے کس قدر تلبیس اور دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔حضرت مرزا صاحبؑ فرماتے ہیں کہ

”ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالی اس علم گذران سے کوچ کریں گے۔یہ ہیکہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا ہے اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالی تک پہنچ سکتا ہے۔اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتبِ سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اسکی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفہ ۱۳۷)

اس جگہ ہم مسلمان عوام اور ان کے علماء کو باادب اس تاریخی حقیقت کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہیں کہ منکرین حدیث کے سوائے ہمارے مخالف فرقوں کے علماء خواہ وہ کسی بھی فرقہ یا مسلک سے تعلق رکھتے ہوں وہ آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی قائل اور حدیث لا نبی بعدی کو ماننے کے باوجود آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کے قائل ہیں تو پھر بتایئے تو صحیح کہ آخری نبی کون ہوا؟ کیا یہ عامۃ المسلمین کو صریح دھوکہ دینے والی بات نہیں؟ یقیناً ہے!

آپ ہی اپنی اداؤں پے ذرہ غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

حقیقت یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیا کی طرح وفات پا چکے ہیں قرآن مجید اور تاریخی حقائق اس بات پر شاہد ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر آئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں آپ کی قبر موجود ہے جب وہ آسمان پر گئے ہی نہیں تو آسمان سے نازل کیسے ہونگے؟ یہ سب ایک غلط انداز فکر کا نتیجہ ہے جب کہ آنے والا مسیح اور مہدی اسی امت کا ایک فرد ہے جس کو آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور غلامی اور آپ سے بے پایاں عشق اور محبت کی وجہ سے مسیح محمدی اور مہدی معہود کے گراں قدر مرتبہ پر غلبہ اسلام کی مہم کا فتح نصیب جرنیل بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور وہ ہیں **حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام**۔

باقی رہا یہ امر کہ جماعت احمدیہ کو امریکہ یا اسرائیل یا کسی اور ملک سے امداد ملتی ہے وغیرہ۔یہ سب من گھڑت اور بے بنیاد الزامات ہیں جماعت احمدیہ خدا تعالی کی قائم کردہ جماعت ہے اس کو کسی ملک سے کوئی امداد نہیں ملتی بلکہ اس کا اپنا بیت المال کا مضبوط نظام ہے، جو احباب جمات احمدیہ کی قربانیوں کا مرہون منت ہے ،البتہ ندوۃ العلماء لکھنو اور دار العلوم دیوبند کی تاریخ گواہ ہے کہ یہ ادارے انگریزوں کے مرہون منت رہے ہیں اور چونکہ ہمارے مخالف علما اسی قسم کی بیرونی امداد کے خوگر ہیں اس لئے اپنی ذات پر قیاس کر کے وہ جماعت احمدیہ پر یہ بے بنیاد الزام لگاتے ہیں ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں اک نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جان اس پہ قرباں ہے

کیجیے کچھ علاج کانٹوں کا

چوہدری محمد علی مضطرؔ عارفی

مشتعل ہے مزاج کانٹوں کا — کیجیے کچھ علاج کانٹوں کا
گل بھی کچھ مسکرا رہے ہیں بہت — کچھ ہے برہم مزاج کانٹوں کا
اک طرف مملکت ہے پھولوں کی — اک طرف سامراج کانٹوں کا
اک طرف پھول کی روایت ہے — اک طرف ہے رواج کانٹوں کا
درمیاں میں کھڑی ہے خلقِ خدا — گل ہیں اور احتجاج کانٹوں کا
سب ادا کر دیا ہے قادر نے — جس قدر تھا خراج کانٹوں کا
اپنی سچائی کی گواہی دی — پہن کر اس نے تاج کانٹوں کا
بھر گیا اس کے خونِ ناحق سے — کاسۂ احتیاج کانٹوں کا
اُس گلِ منتخب کے کِھلتے ہی — بڑھ گیا احتجاج کانٹوں کا
اب بھی دل پہ ہے راج پھولوں کا — راج کل تھا نہ آج کانٹوں کا
آبلوں سے بہت پرانا ہے — رشتۂ ازدواج کانٹوں کا
اوس تو اوس ہے بہر صورت — اشک بھی ہے اناج کانٹوں کا
”کوئی صورت نظر نہیں آتی“ — ہے مرض لا علاج کانٹوں کا

اب تو کانٹے بھی کہتے ہیں مضطرؔ!
کیجیے کچھ علاج کانٹوں کا

(بحوالہ اشکوں کے چراغ صفحہ 71-72)

اخبار بدر
جماعتی تعلیمات کا ایک عظیم گواہ

(مکرم مولانا محمد ایوب ساجد صاحب۔ منیجر بدر)

ابھی چند روز پیشتر مجھے کشمیر سے ایک مخلص احمدی دوست کا فون آیا انہوں نے فون پر بتایا کہ مجھے اخبار بدر مل نہیں رہا ہے۔ شاید بند ہو گیا اور کہنے لگے کہ میں بھوکا رہ سکتا ہوں لیکن اخبار بدر کے بنا میری بے چینی اور خلفشار بھوک کے درد سے کئی گنا زیادہ ہے۔ خاکسار عرصہ 38 سال سے ہندوستان کے طول وعرض میں خدمات بجا لانے کی توفیق پا رہا ہے۔ الحمد للہ خاکسار نے کئی ایک مخلصین جماعت کو دیکھا ہے کہ باوجود پیرانہ سالی کے کئی کئی میل کا سفر کر کے باقاعدگی سے ڈاک خانہ جا کر اخبار بدر لایا کرتے تھے جس طرح عید کے چاند کا انتظار رہتا ہے اسی طرح مخلصین جماعت کو ایک اخبار بدر آنے کے بعد دوسرے کی انتظار رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی بدر سے قلبی لگاؤ رکھنے والے اکناف عالم میں موجود ہیں۔

اجراء ''البدر'': ہفت روزہ بدر کا اجراء ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو دارالامان قادیان سے ہوا۔ یہ وہ مقدس دور تھا جبکہ قادیان تخت گاہ رسول کی ضیاء پاشیوں سے روشن ہو رہا تھا اور اطراف عالم میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ذریعہ ہدایت کے مینار بلند ہو رہے تھے۔

مرکز احمدیت قادیان سے صرف ایک اخبار ''الحکم'' شائع ہو رہا تھا۔ مکرم بابو محمد افضل صاحب آف مشرقی افریقہ اور مکرم ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب کی کوشش سے ایک اور اخبار ''البدر'' کے نام سے جاری ہوا، جس کا پہلا نمونہ ''القادیان'' کے نام سے چھپا اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نام ''البدر'' تجویز فرمایا اور ہفت روزہ ''البدر'' کے اجراء کی اجازت دیتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

''ہماری طرف سے اجازت ہے خواہ آپ ایک سو پرچہ جاری کریں شاید اللہ تعالیٰ اس میں ہی برکت دے دے'' (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

اس ''البدر'' کے پہلے مدیر حضرت محمد افضل صاحبؓ ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو اچانک انتقال کر گئے۔ اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو اخبار ''البدر'' کا ایڈیٹر مقرر فرمایا اور ۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء کو ایک خاص اعلان کے ذریعہ جماعت کو اطلاع دی اور فرمایا:

''میں بڑی خوشی سے یہ چند سطریں تحریر کرتا ہوں کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آ گیا ہے یعنی ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر یک طور سے لائق جن کی خوبیوں کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائمقام منشی محمد افضل مرحوم ہو گئے ہیں۔ میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے۔......''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۲۱)

چونکہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ''اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے'' اس نے بہت ترقی کی اور دو اور پرچوں کے بعد تفاول کے طور پر اس کا نام ''بدر'' رکھا گیا۔

اس اخبار بدر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں آپ علیہ السلام کے الہامات وملفوظات اور اس طرح اکابرین سلسلہ کے مضامین اور مرکزی خبروں کی اشاعت بروقت ہوتی رہی اور خلافت اولیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا درس قرآن اور درس بخاری اور آپؓ کی ڈائری بھی ''کلام امیر'' کے نام سے الگ الگ ضمیمہ کی شکل میں شائع ہوتی تھیں۔

''بدر'' نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں اُن خدمات کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''یہ دو اخبار'' الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں۔ الہامات کو فوراً ملکوں میں شائع کرتے ہیں اور گواہ بنتے ہیں'' (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۲۲)

بدر بعض حالات کی وجہ سے ۱۹۱۳ء میں بند ہو گیا اور پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک پر مارچ ۱۹۵۳ء سے درویشان قادیان کی ہمت اور خصوصی توجہ سے قادیان سے دوبارہ اس کا اجراء ہوا اور تادم ایں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کلام کو آپؑ کی تحریرات اور الہامات اور خلفائے احمدیت کے خطبات جمعہ و خطابات اور ارشادات کو اطراف عالم میں پہنچانے کی خدمات انجام دیتا آیا ہے اور جماعتی خدمات عقائد اور اصول کی تشہیر کرتے ہوئے اپنی گواہی کو چار چاند لگاتا رہا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اخبار بدر کی مالی وقلمی معاونت فرما کر ممنون فرمائیں۔ تا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشا کے عین مطابق بدر دن بدن مستحکم و وسیع ہوتا جائے۔ (آمین)

ماہ رمضان المبارک میں چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی کرنے والوں کیلئے پیارے آقا کی مشفقانہ دُعائیں

احادیث وسنت نبوی سے ماہ رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ثابت ہے۔ اسی لئے بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی ماہ رمضان المبارک میں تحریک جدید کے وعدوں سے سبکدوش ہونے کو بیحد پسند فرمایا۔ اور ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں اُن خوش نصیب مخلصین کیلئے خصوصی دعا کی روایت قائم فرمائی جو اس تاریخ سے قبل اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کی سو فی صد ادائیگی کر دیتے ہیں۔

تحریک جدید کے آغاز سے ہی جاری اس شاندار جماعتی روایت کے مطابق امسال بھی دفتر کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت کی فہرست بغرض دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی تھی جسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور پرنور نے ازراہ شفقت ۳۰ رمضان المبارک کو ارشاد فرمودہ درس القرآن کے اختتام پر عالمگیر جماعت احمدیہ کو دعا کی تحریک فرمانے کے ساتھ ساتھ اپنے مکتوب گرامی میں بھی جملہ مخلصین بھارت کو درج ذیل مشفقانہ دعاؤں سے نوازہ ہے:۔

لندن: QDN 8371/07/9/11

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کے اسماء کی فہرست موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت عطا فرمائے۔ تمام چندہ دہندگان جماعتوں کو مالی قربانی کے ساتھ ساتھ نیکی اور تقویٰ کے میدانوں میں بھی اپنا قدم پہلے سے آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر آن آپ سب کی تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(خلیفۃ المسیح الخامس)

اللہ تعالیٰ جملہ صد فیصد ادائیگی کنندگان چندہ تحریک جدید جماعت احمدیہ بھارت کے حق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان سبھی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں آئندہ بھی پیارے آقا کی نیک توقعات پر بطریق احسن پورا اترنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے کا اہل بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۱ء

جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریلوے ریزرویشن کی طرف سے واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2011ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل مندرجہ ذیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station....................to....................

Date...............Class.............

Seat/ Berth............Train No.............Train Name.................

Reservation up to ....Name............ Male/Female............. Age..........

اللہ تعالیٰ سب کا حامی وناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کیلئے خیر وبرکت کا موجب ہو۔ آمین۔

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے اس سے ضرور استفادہ کریں۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۱)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281, 04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

قرارداد تعزیت

بروفات صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نوراللہ مرقدھا

مورخہ ۲۹ جولائی بروز جمعۃ المبارک قادیان دارالامان میں یہ نہایت المناک اطلاع موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت المصلح الموعودؓ کی سب سے بڑی صاحبزادی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بہن اور ہمارے پیارے آقا حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم ومغفور بعمر تقریباً ۱۰۰ سال اپنی رہائش گاہ ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں آپ نے اب تک بفضلہٖ تعالیٰ سب سے لمبی عمر پائی۔ آپ چند سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے کمزوری کی طرف مائل تھیں۔ تاہم گزشتہ چند ماہ سے آہستہ آہستہ کمزوری بڑھ رہی تھی۔ ناسازی طبع کے باوجود جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۵ء میں بھی ربوہ سے قادیان تشریف لائیں اور قادیان دارالامان میں ہی مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے فرزند ارجمند حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پہلی اور آخری مرتبہ ملاقات کی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مبارک اولاد میں دوسرے نمبر پر اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ آپ ستمبر ۱۹۱۱ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاں حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئیں آپ کی تعلیم وتربیت انتہائی دینی وروحانی ماحول اور خلافت کے سایہ میں ہوئی۔ دینیات کلاس اٹینڈ کی اور ۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا جس کا اعلان الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔

مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۴ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ پڑھایا اور آپ کا رخصتانہ ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء کو ہوا۔ آپ کے خطبہ نکاح کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے اور اس کے تقاضوں کو نباہنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا: ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی اس طرح بسر کرے کہ گویا وادی غیر ذی زرع میں رہتی ہیں اور اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کرے“

(خطبات محمود جلد ۳ صفحہ ۳۴۹)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مقدس جوڑے نے بعینہٖ اسی طرح اپنی ساری زندگی گزاری اور ساری عمر خدمت دین اور انسانیت میں منہمک رہے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نہایت عبادت گزار مہمان نواز، سلیقہ منداور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے انتہا عشق ومحبت تھی۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے خاوند حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ولادت ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء کو قادیان دارالامان میں ہوئی اور وفات ۱۰ دسمبر ۱۹۹۷ کو ہوئی۔ اپنے خاوند کی وفات کے بعد آپ کا وقت بہت صبر وحوصلے کے ساتھ گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ ہمارے آقا حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ دیگر اولاد کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدس وجود کی وفات پر ہمارے دل اشک بار ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے۔ خاکسار مع ممبران مجلس عاملہ واراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت پیارے آقا کی خدمت اقدس میں دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا حضور انور کو اس صدمہ کو جو آپ کو دیار غیر میں ہجرت کے ایام میں پہنچا ہے برداشت کرنے کیلئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ہم ممبران مجلس عاملہ جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اکبر محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب کو ہر دو ہمشیرگان محترمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ محترم سید میر مسعود احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ ربوہ اور قادیان میں موجود محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی خدمت میں بھی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت)

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم

ہم افراد ہائے جماعت احمدیہ کٹک زون اڑیسہ محترمہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی رحلت نہایت ہی افسوس اور دُکھ بھرے جذبات سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں آپ مورخہ ۳۰ جولائی بروز جمعۃ المبارک اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سانحہ ارتحال یقیناً ہم سب کیلئے المناک ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر

آپ کو یہ خصوصی سعادت حاصل ہے کہ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کی بڑی صاحبزادی، نیز حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہمشیرہ تھیں۔

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ کٹک زون صوبہ اڑیسہ اس قابل احترام اور بزرگ خاتون کی اندوہناک رحلت پر نہایت مغموم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ مرحومہ کی روح پر دائمی برکات وانوار کی بارش برسائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، آپ کے خاندان کے تمام افراد کو کامل صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو مرحومہ کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منجانب: اراکین جماعت کٹک زون صوبہ اڑیسہ)

”داعین الیٰ اللہ بھارت توجہ دیں“

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

”دعوت الیٰ اللہ ہر احمدی کا بنیادی کام ہے“

سال ۲۰۱۱ء میں داعین الیٰ اللہ درج ذیل امور بطور خاص پیش نظر رکھیں اور اپنی رپورٹوں میں اس کا ذکر کریں۔

۱۔ ہر داعی الیٰ اللہ اپنی ڈائری بنائے اور اس میں رابطوں کیلئے اپنی ماہانہ اور سالانہ سکیم تیار کرے۔ (کوائف فارم داعیان کی روشنی میں)

۲۔ ڈائری میں زیر رابطہ افراد کے نام ’ایڈریس‘ ٹیلیفون نمبر اور اُن کے کوائف مثلاً خاندان، ذاتی کاروبار پیشہ وغیرہ درج کرے۔ ۳۔ زیر رابطہ افراد کیلئے روزانہ پانچ وقت نمازوں میں دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کا بہترین حق ادا کرنے کی توفیق دے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس دلی تمنا کے پورا ہونے کیلئے دعا کی درخواست کے ساتھ اپنے رابطوں کی مساعی سے مطلع کرتا رہے۔ ۴۔ نئے روابط کیلئے خدمت خلق کے ذرائع اختیار کریں اور اُس کو دعوت الی اللہ میں تبدیل کریں۔ ۵۔ ایک احمدی بنانے کیلئے کم از کم دس افراد سے پیار ومحبت کا تعلق قائم کرکے اُن کی جماعت سے نفرت کو محبت میں بدلنے کی کوشش کی جائے۔ ۶۔ ختم قرآن کی تقاریب آمین وغیرہ میں غیر از جماعت دوستوں کو بھی شامل کریں۔ ۷۔ اپنے گھروں میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر لگائیں۔ تا زیر تبلیغ دوستوں کو اُن کا تعارف کرایا جاسکے۔ ۸۔ زیارت مرکز کا بہت نیک اثر ہوتا ہے۔ زیر رابطہ لوگوں کو ایک دفعہ ضرور قادیان کی زیارت کرنے کی تحریک کریں اور داعیان اپنے ساتھ لے جانے والے غیر از جماعت مہمانوں کا اندراج دفتر دعوت الیٰ اللہ میں ضرور کروائیں۔ ۹۔ ہمسایوں سے حسن سلوک کا بہترین نمونہ قائم کیا جائے۔ چالیس گھروں تک ہمسایہ ہوتا ہے جب توفیق ہو تحائف بھجوا کر رابطے استوار کریں۔ ۱۰۔ ہر ماہ درج ذیل ذرائع سے بھی رابطہ وسیع کیا جائے۔

انفرادی مجلس سوال وجواب، جلسہ سیرت النبی ﷺ میں شمولیت، اجتماعی مجلس سوال وجواب آڈیو ویڈیو کیسٹ، سی ڈی۔ ایم ٹی اے، لٹریچر وغیرہ۔

(ناظر دعوت الیٰ اللہ)

23ویں مجلس شوریٰ بھارت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 23ویں مجلس شوریٰ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے انشاء اللہ 18-19 فروری 2012ء (بروز ہفتہ اتوار) منعقد ہوگی۔ اس تعلق میں تفصیلی سرکلر جماعتوں میں بھجوایا جارہا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد سیکرٹری مجلس شوریٰ بھارت)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

رمضان المبارک کے لیل و نہار

بنگلور: اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ماہ رمضان میں بنگلور میں چار مقامات پر نماز تراویح اور درس کا اہتمام کیا گیا بعد نماز عصر ہر دن ایک پارہ قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔ ولسن گارڈن احمدیہ مسجد میں روزانہ افطاری کا انتظام کیا جاتا رہا جس میں احباب جماعت کے علاوہ بکثرت غیر از جماعت بھی شامل ہوتے رہے جس سے تبلیغ کے مواقع فراہم ہوتے رہے۔ مورخہ ۳۰/اگست ۲۰۱۱ء بروز منگل مقامی طور پر اجتماعی دُعا کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شمولیت اختیار کی۔ دوران ماہ انصار۔ خدام۔ اطفال کثیر تعداد میں نمازوں اور تراویح میں حاضر ہوتے رہے۔ دو احباب کو اعتکاف کی توفیق ملی۔ اللہ کرے کہ رمضان کی برکتیں سارا سال ہمارے شامل حال رہیں آمین۔

نماز عید الفطر: مورخہ ۳۱/اگست ۲۰۱۱ء کو ولسن گارڈن بنگلور میں نماز عید ٹھیک ۱۰ بجے ادا کی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں مرد وزن نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کا ہر دن عید کا دن بنا دے۔ آمین

(محمد کلیم خان۔ مبلغ سلسلہ بنگلور)

خون ڈانگا (بنگال): اللہ کے فضل وکرم سے ماہ رمضان نہایت خیر وخوبی اور اپنی روایتی شان و شوکت سے منایا گیا۔ نماز تہجد پنج وقتہ نمازوں اور نماز تراویح میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوتے رہے۔ اسی طرح نماز فجر اور نماز عصر کے بعد مسجد احمدیہ میں درس القرآن اور درس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ رمضان کی برکات سارا سال ہمارے شامل حال رہیں۔ آمین۔ (فیروز احمد ندیم۔ مبلغ سلسلہ خونڈانگا)

یادگیر (کرناٹک): اللہ کے فضل سے یادگیر میں رمضان المبارک کے ایام میں نماز تہجد پنج وقتہ نمازوں اور نماز تراویح میں بڑی کثرت کے ساتھ احباب جماعت احمدیہ مسجد میں تشریف لاتے رہے۔ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ بھی احباب ذوق وشوق سے مسجدوں میں نوافل ادا کرتے رہے۔ دوران ماہ سحری کے وقت لوگوں کو جگانے کا بھی انتظام تھا۔ خدام سیکورٹی کی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ رمضان میں عبادتوں اور دُعاؤں کی بڑی کثرت سے توفیق ملی۔ اللہ کرے کہ رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام کی برکتیں ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بنی رہیں۔ (اسد سلطان غوری۔ زونل امیر یادگیر)

آسنور (کشمیر) جماعت احمدیہ آسنور کو ایک بار پھر کتب علیکم الصیام پر عمل کرنے کی توفیق ملی۔ نماز تراویح، پنج وقتہ نمازوں میں دوران ماہ لوگ جوق در جوق دور دراز علاقوں سے مسجد میں حاضر ہوتے رہے۔ سحری کے وقت لوگوں کو جگانے کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ خدام حفاظتی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ ماہ مقدس کے آخری عشرے میں خدا کے فضل سے پانچ افراد کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت ملی۔ رمضان المبارک کے اختتام پر ہلال عید دیکھنے کے بعد اگلے روز نماز عید ادا کی گئی۔ اللہ کرے کہ رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام کا اثر ہماری زندگیوں پر ہمیشہ ہمیش کیلئے رہے۔ (سبزار احمد رشی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ آسنور)

لکھنؤ: الحمد للہ کہ ایک بار پھر خدائے کریم و برتر نے جماعت احمدیہ لکھنؤ کو ماہ رمضان کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ دوران ماہ لکھنؤ کی احمدیہ مسجد میں پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور نماز تراویح کا انتظام رہا۔ درس وتدریس کا بھی انتظام تھا۔ روزانہ مسجد میں افطاری کا انتظام تھا۔ جس سے ایک پر کیف ماحول بنا رہا۔ مورخہ ۳۱/اگست کو نماز عید ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اسی ضمن میں مورخہ ۴/ستمبر ۲۰۱۱ء کو لکھنؤ مشن میں ایک شاندان عید ملن کا انتظام کیا گیا جس میں علاقہ کے معززین اور سیاسی لیڈروں کو مدعو کیا گیا۔ تمام شاملین نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات کو دل سے سراہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ لکھنؤ)

کٹاکش پور و ورنگل زون: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ورنگل زون کی درج ذیل جماعتوں میں ماہ رمضان اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا: بدارم، کٹاکش پور، اٹکالا پلی، پیدا پورے۔ جنگ پلی ہیرہ گنڈہ۔ اللہ کرے کہ رمضان المبارک کی برکتیں سارا سال ہمارے شامل حال رہیں اور ہم سب خدا کی رضا می راہوں پر چلنے والے ہوں۔ (محمد اکبر انچارج کٹاکش پور زون)

شورت کشمیر: مورخہ 25 جولائی تا 30 جولائی شورت کی ہر سہ مساجد میں بعد نماز مغرب احادیث نبوی ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی ہدایات کی روشنی میں قرآن کریم کی فضیلت، اہمیت، برکات اور تلاوت کے متعلق دروس کا انتظام کیا گیا۔ مورخہ ۳۱ جولائی جامع مسجد شورت میں قرآن کریم کے متعلق ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ظہور احمد خان مبلغ سلسلہ شورت)

تربیتی کیمپ

طاہر آباد کشمیر: مورخہ ۱۲ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ طاہر آباد کشمیر کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی مبارک احمد صاحب شیخ معلم سلسلہ نے زیر عنوان آنحضرت ﷺ کا انداز تربیت اور دوسری تقریر مکرم مظفر احمد شاہد معلم سلسلہ نے زیر عنوان بدرسومات کے خلاف جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد خاکسار جاوید احمد شاہد قائد مجلس نے شکریہ احباب ادا کیا۔ مقامی انصار خدام اور اطفال نے بھرپور استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس تربیتی کیمپ کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (جاوید احمد شاہد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ طاہر آباد کشمیر)

شولاپور، بوروٹی: مورخہ ۱۷/جولائی ۲۰۱۱ء کو موضع بوروٹی میں یک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں علاقہ اکل کوٹ کی چار جماعتوں سے کثیر تعداد میں افراد شامل ہوئے۔ تربیتی کیمپ کا آغاز نماز تہجد سے شروع ہوا۔ صبح نو بجے تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا۔ بچوں کو اذان۔ نماز۔ تاریخ اسلام وتاریخ احمدیت کے متعلق بتایا گیا۔ علاوہ ازیں تربیتی موضوعات پر تقاریر بھی ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (فضل رحیم خان۔ سرکل انچارج)

برنو (ہماچل) مورخہ ۲۵ جولائی تا ۳۱ جولائی احمدیہ مشن ہاؤس برنو میں ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں صوبہ ہماچل کی جماعتوں سے ۸۳ بچے و بچیاں شامل ہوئے۔ اسی طرح مورخہ ۳۱ جولائی کو اختتامی پروگرام کے ساتھ ساتھ ایک تربیتی جلسہ بھی رکھا گیا جس میں صوبہ بھر کی جماعتوں سے ۳۵۰ سے زائد افراد جماعت شامل ہوئے اور قادیان سے محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔

خاکسار نے تربیتی کیمپ کے اغراض ومقاصد بتاتے ہوئے آئندہ سال زیادہ سے زیادہ خدام کو شمولیت کی طرف توجہ دلائی اور شکریہ ادا کیا۔ صدارتی خطاب میں محترم صدر اجلاس نے تفصیل کے ساتھ تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور نظام جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جڑنے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور صدر اجلاس کی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(نذیر احمد مشتاق۔ انچارج مبلغ ہماچل)

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2

اس (یعنی خدا) نے کہا یقیناً تو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے (اس پر) اس (یعنی شیطان) نے کہا کہ بسبب اس کے کہ تو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ہے میں یقیناً ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ بیٹھوں گا۔ پھر میں ضرور ان تک ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا۔ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

قارئین کرام! مخالفین احمدیت کا کہنا ہے کہ احمدی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں اور نعوذ باللہ احمدیوں کی دعوت شیطانی دعوت ہے۔ اس لئے انہیں تبلیغ کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے۔ اگر ان کا یہ کہنا درست ہے تو تب بھی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اس نے شیطان کو تبلیغ کی اور لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کی کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے۔ آیت قرآنی سے عیاں ہے کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو گمراہ قرار دیا لیکن پھر بھی تبلیغ کی اشاعت اور مہلت اللہ تعالیٰ نے اُسے عنایت فرمائی۔ کیا احمدیوں کے مخالفین خدا تعالیٰ سے بڑھ کر ہیں جو احمدیوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں دیتے۔ جلسوں پر پابندیاں لگاتے ہیں ان کے اشاعت قرآن مجید کی مہم کے خلاف احتجاد کرتے ہیں حالانکہ اگر یہ لوگ اپنا کردار آئینہ میں دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان کا کردار وہی کردار ہے جو شیطانی کردار ہے اور جو کفار مکہ کا تھا۔ وہ لوگ مختلف طریقوں اور بہانوں سے مظلوم مسلمانوں کو دکھ اور تکالیف پہنچاتے تھے ان کو اسلام کی تبلغ سے روکتے تھے اور الحمد للہ ہم احمدیوں کا کردار بالکل صحابہ آنحضرت ﷺ کا سا ہے جو ماریں کھاتے تھے اور خوش ہوتے تھے گالیاں سنتے تھے اور صبر سے کام لیتے تھے۔ کاش مخالفین احمدیت اپنے اور احمدیوں کے نمونوں کا تقابلی جائزہ کریں۔

آج دہلی کے مخالفین احمدیت اس زور شور سے اُٹھے ہیں کہ احمدیوں کو قرآن مجید کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے کیونکہ بقول اُن کے احمدی مسلمان نہیں اور دنیا کی اکثر مسلم تنظیموں اور پاکستان نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ ہمارا سوال تمام عالم اسلام کے نام نہاد دین کے ٹھیکیداروں سے ہے کہ کیا مسلم کی تعریف سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبول کی جائے گی یا کسی فرد واحد یا کسی حکومت کی؟ اگر آپ اس بات سے متفق ہیں کہ مسلمان ہونے کی تصدیق بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قول وفعل سے ہوگی تو کیا آپ لوگ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر غور نہیں کرتے کہ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَزِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِی دِمَّیِہٖ (بخاری جلد اوّل باب فضل استقبال القبلۃ)

یعنی جس نے ہمارے نماز پڑھنے کی طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف رُخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے اور ایسا ہے جس کو اللہ اور اُس کے رسول نے پناہ دی ہے تو تم اللہ کی پناہ کو مت توڑو۔ یعنی وہ مسلمان ہے اور اسلام کے دائرہ میں ہوگا اور خدا اور اس کے رسول نے اس کو مسلمان قرار دیا ہے لہٰذا تم ایسے شخص کو غیر مسلم کہہ کر اس پر حملہ نہ کرو وہ تو اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری میں ہے۔

پس اس حدیث مبارک کی روشنی میں غیر احمدی علما اور اکابرین خود اپنا جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ وہ کس مقام پر کھڑے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ ہم بانی اسلام کی ہر ہدایت پر ایمان لاتے ہیں ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ

”اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے اس بات کی گواہی پر کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنے، زکوۃ دینے، بیت اللہ شریف کا حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے پر“ (متفق علیہ)

انشاء اللہ ہم اگلی قسط میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآن مجید کی خدمات کا ذکر کریں گے۔ (جاری)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

ملکی خبریں

راشٹرپتی بھون کا رکھ رکھاؤ، سالانہ خرچ ۳۵ کروڑ

آرائش پر ہونے والے اخراجات الگ۔ ہر سال ہو رہا ہے اضافہ

راشٹرپتی بھون نئی دہلی کے رکھ رکھاؤ کا سالانہ خرچ ہی ۳۰ سے ۳۵ کروڑ روپے بتایا جا رہا ہے۔ جیتو کے ڈال چند پنوار کی طرف سے راشٹرپتی سیکرٹریت سے آر ٹی آئی کے تحت حاصل کی گئی جانکاری میں یہ خلاصہ ہوا ہے یہ خرچہ مرکز وزارت شہری وکاس کی طرف سے برداشت کیا جاتا ہے۔ شہری وکاس کی وزارت نے اطلاع دی ہے کہ جولائی ءتک 12-2011 تک 12.31 کروڑ روپے کی رقم راشٹرپتی بھون کی مرمت، راشٹرپتی بھون میں جانے والی سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کی گئی ہے۔ یہ رقم ہر سال بڑھتی ہی جارہی ہے۔ 2003-2002 میں 17.07 کروڑ 2003-04 میں 17.98 کروڑ۔ 2004-05 میں 18.78 کروڑ۔ 2005-06 میں 23.98 کروڑ، 2006-07 میں 20.51 کروڑ، 2007-08 میں 20.86 کروڑ، 2008-09 میں 34.88 کروڑ، 2009-10 میں 35.81 کروڑ 2010-11 میں 36.88 روپے تھی۔ شہری وکاس وزارت کی طرف سے ہی راشٹرپتی اسٹیٹ میں ترقیاتی کام پر بھی ہر سال کروڑوں روپے خرچ آرہا ہے۔ 2003-04 میں 3.06 کروڑ۔ 2003-04 میں 9.72 کروڑ۔ 2004-05 میں 7.29 کروڑ، 2005-06 میں 10.59 کروڑ۔ 2006-07 میں 21.62 کروڑ۔ 2007-08 میں 36.48 کروڑ۔ 2008-09 میں 20.98 کروڑ۔ 2009-10 میں 20.98 کروڑ۔ 2009-10 میں 23.06 کروڑ، 2010-11 میں 20.65 کروڑ کی رقم خرچ کی گئی۔ اسی طرح راشٹرپتی بھون کی خوبصورتی بنائے رکھنے پر کروڑوں روپے خرچ کئے جارہے ہیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ بدیشوں سے وی آئی پیز راشٹرپتی بھون ضرور آتے ہیں۔ (ہندسماچار 11 ستمبر 2011 صفحہ 3)

دوستاروں کے گرد گھومنے والا سیارہ دریافت

امریکی خلائی ادارے ناسا نے پہلی بار ایک ایسا سیارہ دریافت کیا ہے جو دوستاروں کے گرد گھومتا ہے۔ ناسا کی دوربین کیپلر ٹیلی سکوٹ کے ذریعے دریافت ہونے والا یہ اپنی نوعیت کا پہلا سیارہ ہے جس کی تصدیق کی گئی ہے۔ اس سیارے کو کیپلر 16 بی کا نام دیا گیا ہے اور یہ تحقیق سائنس جرنل میں شائع ہوئی ہے۔ اس سیارے کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ وہ بھی سیارہ زحل کی طرح ہی ٹھنڈا ہے اور وہاں آباد ہونا ممکن نہیں ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ سیارہ زمین سے دوسو نوری سال کے فاصلے پر واقع ہے۔ ماضی میں ایسے اشارے ملے تھے کہ ہوسکتا ہے کہ سیارے دوستاروں کے گرد گھومتے ہوں تاہم اب پہلی تصدیق ہوئی ہے کہ ایسا سیارہ موجود ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جب کیپلر 16 بی میں دن کا خاتمہ ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں سورج دوبار ڈوبتا ہے۔ کیپلر سولہ بی کے دوسورج ہمارے سورج سے چھوٹے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق وہاں کا درجہ حرارت منفی 73 سے 101 سینٹی گریڈ تک ہوتا ہے۔ یہ سیارہ دوستاروں (سورج) کے گرد دوسو انتیس دن میں 6 کروڑ 50 لاکھ میل کے فاصلے سے چکر مکمل کرتا ہے۔ اس دوربین نے سال 2009 میں کام شروع کیا تھا اور اس کی تیاری کا مقصد ملکی وے کہکشاں میں زمین جیسے سیاروں کو تلاش کرنا تھا۔ کارنیگلی انسٹی ٹیوٹ فار سائنسز کے سائنسدان ایلن باس نے دوربین کے مشاہدے کو حیران کن قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ ایک ایسا سیارہ بھی موجود ہے جو ستاروں کے گرد گھومتا ہے۔ (ہندسماچار 17 دسمبر 2011 صفحہ 10)

دنیا کی پانچ سب سے بڑی لائبریریز

☆......دنیا کی سب سے بڑی لائبریری امریکہ کی دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں واقع ’’لائبریری آف کانگرس‘‘ ہے وہاں تقریباً تین کروڑ کتابیں اور دستاویزات رکھے ہیں۔ گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز میں بھی اس کا نام درج ہے۔ ۲۴/اپریل ۱۸۰۰ کے دن قائم یہ لائبریری امریکہ کے سب سے پرانے سرکاری اداروں میں سے ایک ہے۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ہندوستان میں آئے بڑے زلزلے

18 ستمبر 2011 کو ایک بار پھر زمین کانپی جس کے نتیجہ میں نیپال سمیت تبت میں اس کے جھٹکے محسوس کئے گئے اس کا مرکز سکم تھا۔ یہ واقعہ زمین سے 20 کلومیٹر نیچے ہندوستان اور یوروشیا پلیٹ کے ٹکرانے کے نتیجہ میں ہوا۔ ہندوستان میں آئے کچھ بڑے زلزلوں کی تفصیل قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

تاریخ	جگہ	ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت
16 جنوری 1819	کچھ (گجرات)	8.0
10 جنوری 1869	آسام	7.5
30 مئی 1885	سوپور (جموں)	7.0
12 جنوری 1897	شیلانگ	8.7
4 اپریل 1904	کانگڑہ (ہماچل)	8.0
8 جولائی 1918	آسام	7.6
2 جولائی 1930ء	آسام	7.1
15 جنوری 1934	بہار، نیپال بارڈر	8.3
26 جون 1941	انڈیمان	8.1
23 اکتوبر 1943	آسام	7.2
15 اگست 1950	اروناچل	8.5
21 جولائی 1956	گجرات	7.0
10 دسمبر 1967	مہاراشٹر	6.5
19 جنوری 1975	ہماچل	6.2
6 اگست 1988	منی پور	6.6
21 اگست 1988	بہار	6.4
20 اکتوبر 1991	اتراکھنڈ	6.6
30 ستمبر 1993	لاتور (مہاراشٹر)	6.3
22 مئی 1997	جبل پور (مدھیہ پردیش)	6.0
29 مارچ 1999ء	اتراکھنڈ	6.8
18 جون 2000	جنوبی ہندمہاساگر	7.9
26 جنوری 2001	کچھ (گجرات)	7.9
24 جولائی 2005	جزائر نیکوبار	7.2
10 اگست 2009	جزائر نیکوبار	7.5
18 ستمبر 2011	سکم	6.1

(دینک جاگرن جالندھر 20 ستمبر 2011 صفحہ 2)

☆......دنیا کی دوسری سب سے بڑی لائبریری کا درجہ چین کی ’’نیشنل لائبریری‘‘ کے پاس ہے۔ بیجنگ میں واقع یہ لائبریری ایشیاء کی سب سے بڑی لائبریری ہے۔ جس میں ۲ کروڑ چالیس لاکھ کے قریب کتابیں اور دستاویزات سنبھال کر رکھے گئے ہیں۔ ۱۹۰۹ء میں قائم اس لائبریری کو آفیشل طور پر ۱۹۱۲ء میں کھولا گیا تھا۔

☆......دنیا کی تیسری سب سے بڑی لائبریری میں قریب دو کروڑ کتابیں اور دستاویزات ہیں۔ ’’لائبریری آف دی رشین اکیڈمی آف سائنسز‘‘ نامی روس کے سینٹ پیٹرز برگ میں واقع اس لائبریری کو ۲۸ جنوری ۱۷۲۴ء کے دن قائم کیا گیا تھا۔

☆......دُنیا کی چوتھی سب سے بڑی لائبریری کا درجہ کینیڈا کے اوٹاوہ میں واقع ’’نیشنل لائبریری اینڈ آرکائیوز‘‘ کے نام ہے۔ اس لائبریری میں قریب ایک کروڑ ۹۰ لاکھ کتابیں اور دستاویزات ہیں۔ اس کو ۱۹۵۳ء میں قائم کیا گیا تھا۔

☆......پانچویں نمبر پر ہے ’’جرمن نیشنل لائبریری‘‘ فرینک فرٹ میں واقع ہے اس لائبریری میں ایک کروڑ ۸۵ لاکھ کتابیں اور دستاویزات ہیں۔

بھارت میں کولکتہ میں ’’نیشنل لائبریری آف انڈیا‘‘ بھارت کی سب سے بڑی لائبریری ہے یہ بھارت کی پبلک ریکارڈ لائبریری کے طور پر بھی کام کرتی ہے یہاں ۲۲ لاکھ کتابیں موجود ہیں۔ کولکتہ پبلک لائبریری کے طور پر اس کو ۱۸۳۶ء میں قائم کیا گیا تھا۔

دلچسپ لائبریریز:

کچھ لائبریریز کو اتنی خوبصورتی سے سجایا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔

سوئٹزرلینڈ کے اویشلن شہر میں واقع لائبریری بھی ایسی ہی ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے ہی لوسان شہر میں ایک شاندار لائبریری واقع ہے۔ جو چاروں طرف سے کانچ سے گھری ہوئی ہے۔ جس کے اندر طلبا اور ٹیچروں کیلئے مواصلات کے جدید ترین ذرائع مہیا ہیں۔

(بشکریہ ہندسماچار جالندھر 11 ستمبر 2011 صفحہ 12)

☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 | Thursday | 6 October 2011 | Issue No.40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

نارے (اوسلو) میں مسجد ''بیت الناصر'' کا شاندار افتتاح

مجھے اُمید ہے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی مسجد کا حق ادا کرے گا۔ تا کہ یہ حق کی ادائیگی اپنے اور غیروں کا حق ادا کرنے والا بنائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30ستمبر 2011 بمقام مسجد بیت الناصر۔ اوسلو ناروے۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر۔ حضور انور نے فرمایا الحمد للہ آج ایک لمبے انتظار کے بعد جماعت احمدیہ ناروے کو اپنی اس خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ رسمی افتتاح اللہ تعالیٰ کے شکرانے کا مزید اظہار ہے ورنہ مساجد کی تعمیر کو رسمی افتتاحوں سے ایسا تعلق نہیں ہے جس کے بغیر مسجد مکمل کہلائی جا سکے۔ آج میرا یہاں آنا اور نماز جمعہ پڑھانا اور مہمانوں کے ساتھ مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہونا اس احسان کی شکر گزاری کے طور پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ ناروے پر کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے اظہار کرو تا کہ اس شکر گذاری کے نتیجہ میں جو ایک مومن کے دل میں پیدا ہو رہی ہے ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ مزید اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ایک شکر گذاری تو مسجد میں نماز پڑھ کر ہے اور ایک مہمانوں کی آمد اور استقبال سے ہے۔ یہ بات ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے مسجد کا ذکر اس طرح فرمایا کہ جو شخص مسجد کو آباد رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی خاطر جنت میں مہمان نوازی کا سامان پیدا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد بنانے والوں کیلئے جنت میں مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں روزانہ پانچ بار مہمان نوازی کے سامان ہیں۔ پھر چالیس پچاس سالوں میں کس قدر مہمان نوازی کے سامان تیار ہوں گے۔ یہ ایک انسان کے تصور سے باہر ہے۔ دنیا میں ہمارا کوئی پیارا آئے تو ہم اس کے آنے سے قبل ہی انتظامات شروع کر دیتے ہیں۔ اور مہمان سے محبت کی وجہ سے مہمان نوازی کرتے ہیں۔ ہمارے پاس تو وسائل محدود ہیں مگر خدا تعالیٰ کے پاس مہمان نوازی کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ کس طرح مہمان نوازی کرے گا۔ یہ انسانی سوچ سے باہر ہے۔ پس ایسی مہمان نوازی کے مواقع تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی مسجد کا حق ادا کرے گا۔ تا کہ یہ حق کی ادائیگی اپنے اور غیروں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ گویا ایک مومن مسجد کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس جہاں کو بھی خوبصورت بنانے کی کوشش کر رہا ہوگا۔ گزشتہ دنوں اخبارات کے صحافیوں نے انٹرویو میں بار بار پوچھا کہ مسجد کا مقصد کیا ہوگا؟۔ تو میرا یہی جواب تھا کہ ماحول کو ایک دوسرے کے لئے پر امن بنانا اور دنیا کو جنت نظیر بنانا۔ پس مسجد کی تعمیر کر کے اس ملک میں محبت اور پیار کو بڑھانا احمدیوں کی پہلے سے زیادہ ذمہ داری بن گئی ہے۔ اور یہ امر مزید شکر گذاری کی طرف مائل کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کا بدلہ اس طرح سے دیا ہے کہ میڈیا کی توجہ پیدا ہوئی۔ اور عموماً اچھے رنگ میں جماعت کا اور مسجد کا ذکر ہوا ہے۔ پس یہ امر ہمیں دوبارہ شکر گذاری کی طرف لوٹاتا ہے اور پھر اس شکر گذاری کا حق ادا کر کے انسان مزید اللہ تعالیٰ کے فیض سے انعام پاتا ہے گویا یہ ایسے فیض کا دائرہ ہے جو اپنے دائرہ کے اندر نہیں رہتا بلکہ مزید پھیلتا چلا جاتا ہے اور یہ تب ختم ہوتا ہے جب انسان کی زندگی ختم ہوتی ہے۔ پس مسجد کو آباد کرنے والوں کیلئے یہ انتہائی فضل اور برکتوں کے سامان ہیں۔ اب ان فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنا یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے۔ جتنی محنت سے مسجد کو آباد کریں گے اتنا ہی فائدہ حاصل کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا آج غیر ہمیں اس بات کا نشانہ بناتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ حالانکہ ہم وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر ایمان لائے اور یہ اطاعت ہمیں کامل مومن بناتی ہے اور اس اطاعت کے نتیجے میں ہم پکے مومن ہیں۔ آج احمدی ظلموں کا نشانہ بنائے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی احمدیت پر قائم ہیں پس حقیقی مسلمان ہم ہوئے یا وہ۔ ہم کسی کلمہ گو کو غیر مسلم نہیں کہتے مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے حقیقی مومن اُسے کہا ہے جو ہر حکم کی پیروی کرے۔ اور جب تک ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں گے تو ہم حقیقی مسلمان ہوں گے۔ ہمیں کسی ملک یا کسی مولوی سے اپنے مسلمان ہونے کے فتوے کی ضرورت نہیں ہمیں صرف اس بات سے خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا اور کافی ہے بلکہ تقویٰ کی طرف گامزن ہونا چاہئے۔ نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ مساجد کو آباد کرنے کا شوق ہونا چاہئے۔ یہ مسجد بنانے والوں کی نشانی ہے اور ان کی دوسری نشانی یہ ہوتی ہے کہ سمعنا و اطعنا یعنی ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور یہ سننا اور اطاعت کرنا ان تمام باتوں کے لئے ہے جن کا کرنا اور نہ کرنا قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا عہدے دار اور غیر عہدے دار تمام احمدیوں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ عہدے دار ہیں تو جماعت کے لئے وقت دینا ضروری ہے۔ یہ عہدہ کوئی دنیاوی عہدہ نہیں بلکہ عہدے دار کو قوم کا خادم ہے۔ پس خدمت کے جذبہ کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ عہدے دار کو ہمیشہ یہ ذکر کرنا چاہئے کہ فلاں خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ عہدہ کہنے سے ایک افسری کی شان نظر آتی ہے جب عہدے دار اپنی ذمہ داریوں کو نبھا رہے ہوں گے تبھی وہ عزت کے مستحق ہوں گے۔ عہدیدار کا بول چال رکھ رکھاؤ دیگر لوگوں سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔ لجنہ کی عہدیدار ہے تو اسے پہلے سے بڑھ کر پردہ کی نگرانی کرنی ہوگی۔ اگر عہدے داروں کے پردوں کے معیار نہیں ہیں۔ عورتوں مردوں کے میل جول آزادانہ ہیں تو قرآن اس کی نفی کرتا ہے اگر عہدیدار اپنے پردے ٹھیک کر لیں اپنے رویے اسلامی تعلیم کے مطابق کریں تو ایک اچھا خاصہ طبقہ دیگر لوگوں کے لئے نمونہ بن جائے گا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پردہ کا حکم پرانا ہے مگر میں واضح کر دوں کہ قرآن کریم کا کوئی حکم بھی پرانا اور ایک زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ پس اپنے ایمان میں ترقی کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھائیں۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں 2250 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور یہ ایک وسیع مسجد ہے اور مرکزی جگہ پر واقع ہے۔ مسجد کے ساتھ ذیلی تنظیموں کے دفاتر اور لائبریری موجود ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد علاقہ کے لوگوں کے دلوں کو اسلام کیلئے کھولنے کا کام کرے۔

(آمین)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 22-23-24 اکتوبر 2011ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرما دی ہے۔ سالانہ اجتماع 22-23-24 اکتوبر 2011ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ انصار بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس اجتماع میں شرکت تیاری کریں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۲ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۳ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت **مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر ۲۰۱۱ء** بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کی کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے **مورخہ ۱۸۔۱۹۔۲۰/اکتوبر ۲۰۱۱ء** بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)